صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 31 اکتوبر 2022ء بمطابق 4 ربیع الثانی 1444 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قٰلَ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ فَسۡـَٔلِ الۡعَآدِّيۡنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا لَّوۡ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰكُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّكُمۡ اِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَـقُّ‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنۡ يَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ‌ۙ لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ‌ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ‌ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡـكٰفِرُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۱۱۸﴾

(ترجمہ): پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا" بتاؤ، زمین میں تم کتنے سال رہے؟" (۱۱۲) وہ کہیں گے "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے" (۱۱۳) ارشاد ہو گا "تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہونا، کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا (۱۱۴) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمھیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمھیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟" (۱۱۵) پس بالا و برتر ہے اللہ، بادشاہ حقیقی، کوئی خدا اُس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش بزرگ کا (۱۱۶) اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے، جس کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے (۱۱۷) اے محمدؐ، کہو، "میرے رب درگزر فرما، اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے" (۱۱۸)۔ **صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیم۔**

نشانزدہ سواالات اوران کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: 'Questions Hour': Question No. 15148, Mr. Khushdil Khan Advocate.

* 15148 _ جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2013 کی شق نمبر 53 سب شق نمبر 4 کے تحت فنانس کمیشن گورنمنٹ کو سالانہ رپورٹ پیش کرے گا جو کہ حکومت صوبائی اسمبلی میں پیش کرے گی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال مذکورہ قانون کے تحت کتنی سالانہ رپورٹ پیش کی جاچکی ہیں اور حکومت نے صوبائی اسمبلی میں کتنی سالانہ رپورٹ پیش کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز کیاہر ممبر صوبائی اسمبلی کو سالانہ رپورٹ کی کاپی فراہم کی گئی ہے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) سیکشن 53 ذیلی دفعہ 4 کے تحت حکومت ہر سال صوبائی کابینہ کو پی ایف سی ایوارڈ کی شکل میں سالانہ رپورٹ پیش کرتی ہے اور اس کے بعد اسے صوبائی اسمبلی کے سامنے ڈیمانڈ / گرانٹ نمبر 39، 40، 42 اور 58 کی شکل میں منظوری کے لئے پیش کرتی ہے۔

(ب) تفصیل کے مطابق مذکورہ قانون کے تحت پی ایف سی ایوارڈ کی شکل میں صوبائی کابینہ کو بارہ رپورٹیں پیش کی گئی ہیں۔ (منسلک۔I)۔

PROFILE OF PFC AWARDS

So far Eleven (11) PFC Awards have been announced. Eight Awards thereof (i.e. 1st ,2nd ,3rd ,4th ,5th,6th, 7th , 8th ,9th ,10 & 11th one) have been of interim nature while the 4th & 5th awards were for a period of 3 years (i.e. 2005/06-2007/08 and 2008/09-2010/11). Through these Awards Local Governments have been receiving their due share(s) from the net Divisible Pool. The inter-se distribution of Provincial Allocable Amount (developmental one) under the said interim Awards was made on the basis of following formula:-

1. Population 50%
2. Backwardness (Based on MICS) 25%
3. Lag in Infrastructure 25%

2. For the 4th (3-year Award), the parameters were however revised in terms of percentage as under:-

1. Population 60%

2. Backwardness (Based on MICS) 20%
3. Lag in Infrastructure 20%

3. In the 5th ,6th, 7th, 8th, 9th, 10th & 11th Awards (i.e. 2008/09-2010/11, 2016-17, 2017-18, 2018-19, 2019-20, 2020-21 & 2021-22) the Commission allowed allocation/distribution of funds on basis of the formula mentioned hereinbefore.

4. A brief summary of the PFC Awards indicated that the Provincial Allocable Amount has kept on increasing ever since the introduction of the local government system in 2002 as under:-

		(Rs. in Billion)
i)	1st Award 2002	15.162
ii)	2nd Award 2003	16.098
iii)	3rd Award 2004	18.773
iv)	4th Award 2005-2008	29.412
v)	5th Award 2008-2011	32.248
vi)	6th Award 2016-17	168.640
vii)	7th Award 2017-18	175.586
viii)	8th Award 2018-19	199.194
ix)	9th Award 2019-20	232.996
x)	10th Award 220-21	261.676
xi)	11th Award 2021-22	249-458

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ زما کوئسچن دا دے منسٹر فناس نه۔ "(الف) آیا یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2013 کی شق نمبر 53 سب شق نمبر 4 کے تحت فنانس کمیشن گورنمنٹ کو سالانہ رپورٹ پیش کرے گا جو کہ حکومت صوبائی اسمبلی میں پیش کرے گی۔ سیکشن 53 ذیلی دفعہ 4 کے تحت حکومت ہر سال صوبائی کیبنٹ کو پی ایف سی ایوارڈ کی شکل میں سالانہ رپورٹ پیش کرتی ہے اور اس کے بعد اسے صوبائی اسمبلی کے سامنے ڈیمانڈ / گرانٹ نمبر Such and such کی شکل میں منظوری کے لئے پیش کرتی ہے۔ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تا حال مذکورہ قانون کے تحت کتنی سالانہ رپورٹ پیش کی جا چکی ہیں اور حکومت نے صوبائی اسمبلی میں کتنی سالانہ رپورٹ پیش کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز کیا ہر ممبر صوبائی اسمبلی کو سالانہ رپورٹ کی کاپی فراہم کی گئی ہے؟۔ یہ اس میں کہہ رہے ہیں، تفصیل کے مطابق مذکورہ قانون کے تحت پی ایف سی ایوارڈ کی شکل میں صوبائی کابینہ کو بارہ رپورٹیں پیش کی گئی ہیں"۔ Sir! I would like to draw the attention of you as well as the

honourable Members of this House to the relevant section, section (53), what say it? Section (53) of the Local Government Act 2013: "Functions of the Finance Commission"، یہ relevant جو ہے Sub-section (4):

"The Finance Commission shall present to the Government annually a report on the analysis of fiscal transfers, the situation of own-source revenue in local government and the reach and quality of their services and the Government shall cause the report to be laid before the Provincial Assembly."

سر، سب سے تو پہلے میرا یہ Objection ہے، اعتراض ہے اور آپ مجھے اجازت دیں کہ میں سیکرٹری خزانہ یا فنانس سیکرٹری کے خلاف Privilege Motion لے آؤں کیونکہ میں کچھ اور پوچھ رہا ہوں اور جواب کچھ اور دے رہے ہیں۔ کیا ان کو اتنا بھی پتہ نہیں؟ کیا یہ سیکشن یہ نہیں پڑھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ صوبہ دیوالیہ ہو گیا ان کی ناکامی کی وجہ سے، ان کی Inefficiency کی وجہ سے، Incompetency کی وجہ سے ہمارے صوبے کا یہ حال ہے کہ آج یہ تنخواہیں بھی دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ تو سر، یہ آپ ذرا ملاحضہ فرمائیں، یہ رپورٹ کیوں نہیں پیش کرتے ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے کیبنٹ کو، یہاں پر کہ اس میں کہ اس سیکشن میں کیبنٹ کی بات نہیں ہے، اس میں اگر یہ پڑھ لیں آپ اپنے لئے کتاب ذرا منگوالیں، اس میں اگر یہ پڑھ لیں اس میں کیبنٹ کا ذکر ہی نہیں ہے، اس میں کیبنٹ کا ذکر ہی نہیں ہے۔ یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ ہے، 2013 ہے۔ وہ آپ کے پاس ہے؟ یعنی اس میں یہ Mandatory ہے کہ آپ رپورٹ پیش کریں سالانہ اور اس رپورٹ میں آپ بتائیں گے کہ آپ کو کتنا پیسہ آیا، اپنے Resource سے کتنا پیسہ آیا ہے، گورنمنٹ نے Grant-in-aid کتنا دیا اور کس طرح آپ نے تقسیم کیا ہے۔ ابھی انہوں نے مجھے یہ دو چیزیں بھیجیں دو پیپر، تو میرا تو پہلے یہ ہے کہ مجھے اجازت دے دیں تاکہ میں ان کے خلاف Privilege Motion file کر لوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سر، ان کو واپس کر لیں، ان کو سختی سے کہہ دیں کہ According to the Law اب یہ Law mandatory provision ہے کہ آپ رپورٹ دیں گے رپورٹ۔ اس کو رپورٹ تو نہیں کہتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ نے گرانٹ دی تو بجٹ میں لایا تو اس پر تو ہم نے گرانٹ سے باہر ڈیمانڈ کے بارے میں تو بات نہیں کی، ہم تو کہتے ہیں سالانہ رپورٹ کیونکہ یہ بہت واضح ہے کہ "The Government shall

cause the report to be laid before the Provincial Assembly" تو رپورٹ دیں گے تو یہ تو انہوں نے یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! میرا یہ ہے کہ انہوں نے تو 2013 سے لیکر کوئی رپورٹ ابھی تک پیش نہیں کی اور یہ کیوں کرتے ہیں؟ یہ تو Mandatory ہے، یہ تو قانون کی بھی Violation ہے، آئین کی بھی Violation ہے اور اس ہاؤس کا ایک استحقاق بھی مجروح ہو رہا ہے کیونکہ کہ یہ اسمبلی کو پیش کرنا ہو گا۔ تو یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں اس کو کمیٹی میں بھیجیں یا فنانس منسٹر نہیں ہیں اگر وہ نہیں ہے اور آپ ان کا Defer کرنا چاہتے ہیں تو میں ان کے لئے Defer کر لیتا ہوں، آپ کیا چاہتے ہیں جی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: Sir! I am very grateful for your lenient view۔ میں یہ کہوں گا کہ اگر اس کو آپ کمیٹی بھیج دیں تو وہاں پر ہم اس کو Thoroughly اس کو بتا دیں گے، ان کے ساتھ بھی ہم ان کو بھی Assist کریں گے قانونی لحاظ سے ہر لحاظ سے تو اس کو ہم کہیں کہ اس نے کتنے رپورٹیں بنائی ہیں۔ نہیں بنائی ہیں تو ہم ان کو ٹائم دے دیں گے یہ کم از کم ہاؤس کو تو پتہ چل جائے۔ میری یہ ریکویسٹ ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Concerned Minister to respond، کون Respond کرے گا۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر! میری تو ریکویسٹ یہ ہے کہ خوشدل خان صاحب سے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ اگر یہ Defer ہو جائے تو جب وہ آئیں گے تو جواب بھی دے دیں گے۔ سر، مجھے اس بارے میں زیادہ Briefing نہیں دی گئی تو میں اس پہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں Proper ہمیں منسٹر صاحب کی طرف سے وہ بھی نہیں ملی کہ میں نہیں آ رہا تو اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! میں اس کو کمیٹی میں بھیج دیتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! سپلیمنٹری۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، سپلیمنٹری نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank youجناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی لاء منسٹر تو بہت Humbleآدمی ہے لیکن بات یہ ہے کہ جو منسٹر فنانس ہے یہ ہمیشہ جب بھی ان کے سوالات آتے ہیں یہ اپنی کرسی سے غیر حاضر ہوتے ہیں کیونکہ ان کے پاس Satisfiedجواب نہیں ہوتا ہے مگر ایک ممبر کو جواب دینے کے لئے ان کے پاس کوئی جواب ہوتا نہیں ہے۔ اسی کے بعد میرا کوسچن ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر Defer، کیوں کیا جائے Defer؟۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شو۔ میڈم! آپ کا کوسچن کیا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں آپ کی رولنگ سے مطمئن ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اگر کوئی منسٹر نہیں آتا ہے ہم اس کے ذمہ وار نہیں ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 15148 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 15148 is referred to the Committee concerned. Question No. 15294,

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 15294 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع کرم (سابقہ فاٹا) کو ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع کرم (سابقہ فاٹا) کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ ضلع کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) (ii) اس سلسلے میں ضلع کرم کے لئے گزشتہ مالی سال 2019-20 اور موجودہ مالی سال 2020-21 کے لئے مختص کردہ اور ریلیز کردہ فنڈ کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

Detail of developmental funds for District Kurram

For the financial Year	Allocated Budget	Released budget
2019-20	Rs. 2,773,914,110	Rs. 2,187,680,290
2020-21	Rs. 3,763,181,171	Rs. 2,602,069,171

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank you Mr. Speaker۔ میرا سوال بھی جناب سپیکر صاحب، کچھ ملتا جلتا ہے کہ میں نے منسٹر فنانس سے یہ پوچھا ہے، تیمور خان جھگڑا صاحب سے جو کہ آج موجود نہیں ہیں تو میں نے ان سے پوچھا ہے کہ ضلع کرم جو سابقہ فاٹا کا حصہ رہا ہے اور اب Merge ہو گیا ہے KP میں، تو اس میں ترقیاتی فنڈز کتنے مختص کئے گئے ہیں جناب سپیکر صاحب اور پھر جیسے کہ میں نے یہ پوچھا ہے (ب) میں کہ کتنا فنڈ مختص ہوا ہے اور تیسری جو Important دوسری جو Important بات ہے وہ میں نے پوچھا ہے کہ مذکورہ ضلع کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ جناب سپیکر صاحب، انہوں نے مجھے صرف دو لائنوں کا جواب دیا ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو Allocated fund جو ہے تو وہ کچھ حساب کتاب انہوں نے دیا ہے میں اتنا حساب کتاب میں ماہر نہیں ہوں کوئی اکائی دہائی پتہ نہیں کتنا اور ریلیز فنڈ جو ہے تو وہ 2183 پتہ نہیں کتنے ہوئے ہیں Allocated جو ہے تو پھر سے کہا ہے For the financial year 2021 کے لئے اوپر والا 2019 اور 2020 کے لئے تھا۔ دوسرا جو For the financial year 2021 کے لئے پھر انہوں نے مجھے۔ جناب سپیکر صاحب، کہنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ فنڈ ریلیز ہو گیا، فنڈ مختص ہو گیا جناب سپیکر صاحب، جب ہم ساتھ یہ لکھتے ہیں کہ مکمل تفصیل فراہم کی جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے کون کونسے پراجیکٹس میں آپ نے اس فنڈ کو تقسیم کیا ہے، آپ نے کرم میں کون کونسے پراجیکٹس لگائے ہیں؟ آپ نے جس علاقے کا بھی کوئی پوچھتا ہے یہ نہیں ہے کہ آپ مجھے صرف دو لائنوں کا جواب دے دیں کہ اتنا مختص ہوا اور اتنا ریلیز ہو گیا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اس اسمبلی کے ساتھ بالکل کھلواڑ ہے اور منسٹر فنانس جو ہے وہ سب سے بڑا کھلواڑ کرنے والا اس اسمبلی کے ساتھ وہ منسٹر فنانس ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے Through آپ کی وساطت سے، اس اسمبلی کے وساطت سے میں CM صاحب سے یہ درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ ان سے فنانس بھی لیں، ان سے صحت بھی لیں اور کسی اور کو دیں کہ جو صحیح طریقے سے ہمیں جواب بھی دے سکے، ہمیں جو ہے مطمئن بھی کر سکے۔ اس کو میں نہ کمیٹی کے حوالے کرنا چاہتی ہوں نہ میں اس کو Defer کرنا چاہتی ہوں لیکن غریب جو لوگ ہیں جو میرے فاٹا کے لوگ ہیں، Ex-FATA کے لوگ ہیں، سن لو FATA کے لوگ کہ یہ تیمور جھگڑا، تیمور جھگڑا جس کے پاس فنانس بھی ہے جس کے پاس صحت بھی ہے یہ آپ لوگوں کے

ساتھ سراسر مذاق کر رہا ہے، یہ آپ لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے، یہ آپ لوگوں کے ساتھ ،آپ کے ووٹوں کے ساتھ کھلواڑ کر رہا ہے بلکہ نہ صرف فاٹا کے ساتھ بلکہ پورے KP کے ساتھ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا لحاظ کرتے ہوئے میں یہیں پہ چپ ہو جاتی ہوں کیونکہ جب چیئر جب ایک چیز کو مانتی ہے تو ہمیں پھر ان منسٹروں کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کہ ہم ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا کریں لیکن جناب سپیکر صاحب،اس کو یہاں پہ آنے کا پابند بھی بنائیں اور CM صاحب سے بھی کہیں کہ ان سے پوچھیں کہ اس کو Problem کیا ہے،آج اس کی کونسی ایمرجنسی تھی،آج اس کو کونسی ایمرجنسی تھی کہ یہ نہیں آیا؟

Mr. Deputy Speaker: Thank you Madam. Question No. 15729, Miss Baseerat Khan.

* 15729 _ محترمہ بصیرت خان: کیاوزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبے کے مختلف اضلاع میں لنگر خانے اور پناہ گاہیں قائم کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع خیبر سمیت ضم شدہ اضلاع میں کہاں کہاں لنگر خانے اور پناہ گاہیں قائم کئے گئے ہیں،آیا یہ اب موجود ہیں یا نہیں؛

(ii) ضلع خیبر میں قائم شدہ لنگر خانوں اور پناہ گاہوں سے روزانہ کی بنیاد پر کتنے افراد مستفید ہوتے ہیں، ان مستفید افراد کی روزانہ کی بنیاد پر ڈیٹا فراہم کیا جائے؛

(iii) ضلع خیبر کے لنگر خانوں اور پناہ گاہوں کو روزانہ کی بنیاد پر اخراجات کے لئے کتنے فنڈز دیئے جاتے ہیں۔ ضلع خیبر کے لنگر خانوں اور پناگاہوں کو قیام سے لیکر اب تک کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں؛

(iv) ضلع خیبر کے لنگر خانوں اور پناگاہوں میں قیام سے لیکر اب تک کتنے افراد بھرتی کئے گئے، بھرتی شدہ افراد کی مکمل ڈیٹا فراہم کرے؟

<u>جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ و عشر، سماجی بہبود و ترقی نسواں) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u>

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبے کے مختلف اضلاع میں لنگر خانے اور پناہ گاہیں قائم کئے ہیں۔

(ب) (i) ضلع خیبر مین لنڈی کوتل کے مقام پر پناہ گاہ قائم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع جنوبی وزیرستان مین ایک پناہ گاہ قائم کیا گیا ہے اور یہ دونوں پناگاہیں موجود ہیں۔

(ii) ضلع خیبر کے پناہ گاہ کے لئے خوراک مہیا کرنے کے لئے ٹینڈر ہو چکا ہے جب تمام Formalities پوری ہو جائے تو پھر اس پناہ گاہ سے کئی افراد مستفید ہوں گے۔

(iii) پناہ گاہ کے قیام کے لئے افرادی قوت، سامان اور خوراک کی خریداری کے لئے کل رقم 4.6 (چار اشاریہ چھ) ملین روپے مختص کی ہے۔

(iv) ضلع خیبر میں پناہ گاہ کے قیام کے لئے سات افراد پر مشتمل عملہ بھرتی کیا گیا ہے۔پناہ گاہ کے عملے کا ڈیٹا منسلک ہے۔

(i)

S.No.	District	List of Panagahs/Langar Khanas	Functional/Non-functional
1.	Khyber	1	In the process of Establishment
2.	South Waziristan	1	In the process of Establishment

(ii)

S.No.	Panagahs/Langar Khane in district	No. of beneficries per day	Facilities provided to beneficries per day
1.	1	Nil	Nil

(iii)

S.No.	Panagahs/Langar Khane in district	No. of beneficries per day	Facilities provided to beneficries per day
1.	1	Nil	Nil

(iv) Total number of employees in Panagah/Langar Khane in District Khyber Detail date of employees in Panagahs/langar khane in District Khyber.

S.No.	Panagahs/langar khane in District Khyber	Name of Employee	Designation	Domicile	CNIC No.
1	Khyber	Zakirullah	Warden/Caretaker/ BPS-06	North Waziristan	21506-0618079-5
2		Naveed-ul-Haq	Computer Operator/BPS-06	Swat	15602-2985012-9
3		Munsif Khan	Junior Clerk/BPS-04	Peshawar	17301-4069226-5
4		Muhammad Bill	Attendant/BPS-01	Khyber	12203-8485100-5
5		Abdul Ahad	Chowkidar/BPS-01	Khyber	12203-4959586-9
6		Asfandyar Wali	Cook/BPS-01	Khyber	12201-6235377-1
7		Amjid Shah	Sweeper/BPS-01	Khyber	12203-4341975-1

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا کوسچن تھا کہ صوبائی حکومت یہ بتائے کہ لنگر خانے اور پناہ گاہ Merged Districts سمیت Merged Districts میں کتنے قائم کئے گئے ہیں؟ تو جواب ملا ہے کہ جنوبی وزیرستان اور خیبر میں پناہ گاہ قائم کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب۔ ساتھ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ان کے لئے کتنے پیسے مختص کئے گئے ہیں، وہ بھی بتایا گیا ہے لیکن گزارش میری یہ ہو گی کہ ابھی تک ٹینڈر ہو چکا ہے لیکن وہ Functional نہیں ہیں جو اس میں بھرتیاں ہوئی ہیں ڈسٹرکٹ خیبر میں، سات میں سے پانچ بندے ڈسٹرکٹ خیبر کے ہیں باقی دو جو ہیں وہ وزیرستان اور سوات سے ہیں۔ تو

میری گزارش ہوگی کہ جو باقی دو بھی ہیں اگر لوکل لوگ ہی لئے جائے تو ہمارے اپنے ہی لوگوں کو فائدہ ہو گا وہ بھی ہمارے اپنے ہیں لیکن کم ازکم اپنے علاقے کے لوگوں کو لیا جائے۔ دوسرا یہ کہ Merged Districts کے جو باقی اضلاع ہیں ان کی میں یہ کہوں گی کہ ان کو بھی اگر اس میں شامل کر دیا جائے دو تو ہیں اگر دو کی جگہ پانچ کر دیا جائے تو بہتر ہو گا، شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond. Law Minister Fazal Shakoor Khan.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میڈم نے جس طرح کہا ہے کہ اس میں صرف ٹینڈر ہو گیا ہے یہ فوڈ ٹینڈر وہ بھی ہو گیا ہے Hopefully، سر فنانس کے ساتھ بات شروع ہے Hopefully next week میں جو ہے اس میں پیسے بھی آ جائیں گے اور یہ Operational ہو جائیں گے جو بھی لنگر خانے ہیں، یہ Operational ہو جائیں گے اور جہاں تک انہوں نے کلاس فور کی بات کی ہے سر، کلاس فور سارے خیبر سے ہوئے ہیں باقی جو ہے یہ سر، ETEA Test کے Through ہوئے ہیں تو اس میں تو آپ کو پتہ ہے سر، کہ Competition ہے اس کے Through ہوئے ہیں باقی جو لوکل ہیں کلاس فور ہیں وہ سارے لوکل ہوئے ہیں اور میں ان کو یقین دہانی دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ Next week میں اس کے پیسے آ جائیں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ٹینڈر بھی اور ورک آرڈر بھی Issue ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے جی Thank you. Question No. 15772, Hafiz Isam-ud-Din Sahib.

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب شکریہ۔ یہ کوئسچن ہے جی میرا، یہ تو لمبا جواب دیا ہے اور مجھے تو، کمپیوٹر میں ہے اور وہ بھی صحیح سمجھ نہیں آ رہا ہے اور ہمیں ملا بھی نہیں۔ تو لہذا یہ گزاش ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو جواب کیوں نہیں ملا۔ ایک منٹ جی۔ ان کو جواب کیوں نہیں ملا ہے مجھے جو جواب ملا ہے، وہ تو میرے خیال سے اتنے Pages ہیں یہ دیکھ لیں آپ کا یہ جواب۔

حافظ عصام الدین: یہ Pages بھی آپ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں یہ بھی میرے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو جواب-----

حافظ عصام الدین: اور ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ یہ ایک ہفتہ پہلے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل جی۔

حافظ عصام الدین: جواب ہم، یہ تقریباً پتہ نہیں، میں دو سال پہلے کیا ہو گا اور جواب ابھی ملا ہے دو سال بعد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! ان کو جواب، جواب نہیں ملا ان کو، جواب نہیں ملا ہے ان کو ابھی تک، نہیں وہ کہہ رہے ہیں مجھے ملا نہیں، جس طرح ہمیں Copies ملی ہیں نا، وہ کہتے ہیں مجھے Copy نہیں ملی۔ جی آپ کیا چاہتے ہیں جی؟

حافظ عصام الدین: میں چاہتا ہوں کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond.

حافظ عصام الدین: مہربانی ہو گی کہ کمیٹی جائے۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): میرے خیال میں تو سر، جواب دیا گیا ہے لیکن انہوں نے جواب پڑھا نہیں ہے، توان کو Issue ہے، اگر سپلیمنٹری کوئی ہے تو سر، میں جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں جواب تو آیا ہے۔

وزیر قانون: جواب تو آیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب آیا ہوا ہے کافی میں نے جس طرح Show کیا ہے آپ کو، یہ Pages آپ کا جواب ہے جی۔ جی۔

حافظ عصام الدین: سپیکر صاحب، کوئسچن تو میرا تھا، نہ آپ کا تھا نہ سیکرٹری صاحب کا تھا، جواب آپ کے سامنے رکھا ہے تو مجھے تو پتہ نہیں ہے، تو میں کیسے پڑھوں گا؟ جب آپ کو Copy دی ہے مجھے تو کوئی Copy نہ حوالہ کی ہے، نہ ابھی ہے، (تالیاں) تو عجیب فارمولا ہے اور آج تک-----

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب، دیکھیں ان کو Copy، جواب ان کو ملنا چاہیئے تھا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابھی تک جواب نہیں ملا۔

وزیر قانون: سر، Soft میں دیا گیا ہے، وہ دن پہلے سرآ جاتا ہے آپ کے Net کے Through-----

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جواب ہمیں کب موصول ہوا ہے جی، کچھ، جی آپ Confirm کریں۔

وزیر قانون: سر، یہ Next sitting تک Defer کر دیں خیر ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! ان کے ریکارڈ کے مطابق انہوں نے آپ کو Message WhatsApp کیا ہوا تھا، Message کیا تھا لیکن شاید آپ کو Deliver نہ ہوا ہو۔

حافظ عصام الدین: کیا Message کیا تھا جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے آپ کو Message یا WhatsApp کیا تھا شاید آپ کو Deliver نہ ہوا ہو۔

حافظ عصام الدین: یہ اسمبلی کی تاریخ میں ابھی تک کسی ایک کوئسچن کا Answer مجھے WhatsApp پر آیا ہے، Challenge کرتا ہوں Floor پہ، نہ کسی Call Attention کی WhatsApp آئی ہے، یہ تو ہم بار بار کہتے ہیں کہ ہمیں WhatsApp پہ بھیجا کریں۔ یہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! وہ اصرار کر رہے ہیں نا کہ جو نہیں ملا، اس کو کمیٹی میں Refer کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، میں ریکویسٹ کروں گا اس پہ کہ Next sitting کے لئے Defer کر دیں تو یہ جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایم پی اے صاحب! پھر اس طرح کر لیتے ہیں، ٹھیک ہے۔

حافظ عصام الدین: آپ کا، یہ تو بار بار آپ کے مقدس چیئر کا یہ فرمان ہوتا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، اس کو ہم، جواب اس کو پورا اس کو دے دیں Copies اور آپ پورا Study کر لیں، Next week تک ہم اس کو Defer کر لیتے ہیں۔ تو آپ پڑھ لیں، آپ مطمئن نہ ہوں گے تو پھر اس کو لے آتے ہیں، اس کو ہم Defer کر لیتے ہیں۔

حافظ عصام الدین: اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Defer کر لیتے ہیں۔

حافظ عصام الدین: ابھی تو پھر گزارش ہے Copy تو ہمیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Defer کر لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر سوال نمبر 15772 اگلے Rota day کے لئے Defer کر دیا گیا)

Mr. Deputy Speaker: Question No. 15794, Mr. Inayatullah Khan.

* 15794 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے اپنے دفتر میں انٹرنل سپورٹ یونٹ کے نام سے بھرتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) اس مقصد کے لئے بھرتی کئے گئے افراد کی سکیم وار تفصیل فراہم کی جائے اور ان بھرتیوں کے لئے مقررہ طریقہ کار، تعلیمی اسناد، تجربے کے سرٹیفکیٹ اور اخباری اشتہار کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جس وقت مذکورہ افراد بھرتی کئے جا رہے تھے اس وقت کی تنخواہ اور دیگر مراعات کی تفصیل اور اب تک ان کے مراعات میں سالانہ اضافہ کی تفصیلات فراہم کی جائیں؛

(iii) محکمہ خزانہ کے دفتر میں (ISU) انٹرنل سپورٹ یونٹ کے نام سے بھرتیوں کے بعد محکمہ خزانہ کی کارکردگی میں کیا بہتری آئی ہے، اس کی وضاحت کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) (i) وزیر اعلیٰ کی سمری پر مورخہ 28.03.2019 کی منظوری کے بعد محکمہ خزانہ نے انٹرنل سپورٹ یونٹ کے لئے کنٹریکٹ پر آسامیاں تخلیق کیں۔ (ضمیمہ۔ا) تفصیلی تقسیم ذیل میں فراہم کی گئی ہے:

#	پوزیشن	سکیل	آسامیاں	ماہانہ تنخواہ (Rs)	سالانہ مالیاتی اثر (Rs)
1	ٹیم لیڈر	MP-I	2	377,100	9,050,400
2	ایسوسی ایٹ	MP-II	4	181,500	8,712,000
3	اینالسٹ	MP-III	8	113,850	10,929,600
Total			14	672,450	28,692,000

محکمہ خزانہ کی طرف سے 12.07.2019 کو مطلع کردہ انٹرنل سپورٹ یونٹ میں خالی آسامیوں پر بھرتی کا طریقہ کار، تعلیمی اسناد اور تجربہ (ضمیمہ۔ب) میں فراہم کیا گیا ہے۔ انٹرنل سپورٹ یونٹ میں چودہ خالی آسامیوں پر بھرتی کے لئے اخباری اشتہار (ضمیمہ۔ج) پر دیا گیا ہے۔ انٹرنل سپورٹ یونٹ میں دس آسامیوں پر ابتدائی تقرری اور Market-based talent کو Attract کرنے کے لئے بھرتی کی پالیسی کی منظوری صوبائی کابینہ نے 26.09.2019 کو اپنے خصوصی اجلاس میں دی تھی۔ Minutes (ضمیمہ۔د) پر فراہم کئے گئے ہیں۔

(ii) بھرتی کے وقت انٹرنل سپورٹ یونٹ میں آسامیوں کے لئے تنخواہ اور دیگر مراعات کی سکیل وار تفصیلات کے ساتھ ایم پی سکیل پالیسی کے مطابق آج تک کے سالانہ اضافہ انکریمنٹ (ضمیمہ۔ر) پر فراہم کی گئی ہیں۔ ان میں سے دس آسامیاں 20-2019 میں ابتدائی بھرتی کے ذریعے پر کی گئی تھیں جو بعد میں انفرادی استعفوں کی وجہ سے 21-2020 میں آٹھ اور 22-2021 میں سات رہ گئیں۔

(iii) صوبے کے مالیاتی اصلاحات کے ایجنڈے میں انٹرنل سپورٹ یونٹ کی شراکت اور محکمہ خزانہ کے اندر کارکردگی میں مجموعی بہتری کے ساتھ ساتھ محکمہ صحت میں متوازی اصلاحات کا تفصیلی تذکرہ انٹرنل سپورٹ یونٹ کی پراگریس رپورٹ (ضمیمہ۔س) میں فراہم کی گئی ہے جو شائع بھی کی گئی ہے اور محکمہ خزانہ کی ویب سائٹ پر عام عوام الناس کے لئے قابل رسائی ہے۔

https://www.finance.gkp.pk/article/internal-support-unit-isu-progress-report-fy-2019-20-fy-2020-21

مالیاتی اصلاحات کے ایجنڈے میں انٹرنل سپورٹ یونٹ کی معاونت کے زمروں میں درج ذیل شامل ہیں:

- ریکارڈ صوبائی ریونیو جنریشن
- KPRA میں کارکردگی پر مبنی نئے مراعات کا نظام متعارف کرانا
- KPRA کی ریونیو کی وصولی میں چار سالوں میں تین گنا اضافہ
- مکمل آسامیوں کی بنیاد پر مربوط بجٹ سازی اور حقیقی بنیادوں پر بجٹ بنانا
- پنشن قواعد میں اصلاحات
- ملک کے پہلے کنٹری بیوشن پنشن سسٹم کو متعارف کرانے کے لئے فریم ورک
- Forecasting of cash flows کی بنیاد پر Proactive cash management
- عوام دوست بجٹ دستاویزات کی اشاعت
- اصل رسیدوں اور اخراجات کے اشاعت کے ذریعے زیادہ شفافیت
- ADP سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تصحیح
- ADP نئی ریلیز پالیسی کا رول آؤٹ
- SNEs نئے اخراجات کے شیڈول کو معقول بنانا
- محکمہ خزانہ کی تنظیم نو اور اس کے نئے ضم شدہ ایریاز ونگ کا انضمام
- خیبر پختونخوا اسکلز ڈیویلپمنٹ فنڈ کے ذریعے ملازمتیں پیدا کرنا
- اور آئین کے آرٹیکل 119 کے ماتحت پبلک فنانشل مینجمنٹ کے لئے ایک جامع قانون

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں نے یہ سوال محکمہ خزانہ کے اندر انٹرل سپورٹ یونٹ کے حوالے سے کیا ہے اور میں آپ کے ساتھ شیئر کرنا چاہوں گا، انہوں نے جو جواب دیا ہوا ہے کہ

انٹرنل سپورٹ یونٹ کے تحت حکومت نے چودہ آسامیاں Create کی ہیں اور MP-I،MP-II،MP-III سکیل پہ لوگوں کو Hire کیا ہے اور جناب سپیکر صاحب، اس کا خرچہ جو ہے، کل خرچہ ایک سال کا 2 کروڑ 86 لاکھ 92 ہزار روپے ہے (2,86,92000)۔ میں نے آگے یہ پوچھا ہے کہ آپ نے جب یہ انٹرنل سپورٹ یونٹ بنایا ہے تو اس کی کارکردگی کیا ہے؟ کیونکہ جب آپ سالانہ اپنے بجٹ سے ہٹ کے MP-I،MP-II،MP-III سکیل پہ لوگوں کو بھرتی کرتے ہیں، جو Market salary پہ لوگوں کو Hire کرتے ہیں اور آپ 2 کروڑ 86 لاکھ روپے خرچ کرتے ہیں، بہت بڑی رقم ہے۔ خزانے سے 2 کروڑ 86 لاکھ خرچ کرتے ہیں، اس کے نتیجے میں ان کی Performance کیا ہے؟ تو انہوں نے ایک لمبی لسٹ دی ہوئی ہے کہ جس میں PFM Act ہے، جس میں KPRA کے اندر اصلاحات ہیں، پنشن فنڈ کے اندر اصلاحات ہیں، اے ڈی پی کے اندر اصلاحات ہیں۔ سر، میں دو چیزوں پہ آپ کی توجہ مرکوز کرنا چاہوں گا۔ یہ جو Cash flows کی بات کر رہے ہیں اور سالانہ ترقیاتی پروگرام کی بات کر رہے ہیں اور SNEs کی بات کر رہے ہیں اور ضم شدہ اضلاع کے اندر بہتری کی بات کر رہے ہیں تو جو اس وقت Situation ہے صوبے کے Finances کی، وہ تو بہت بری ہے، یہ کونسی بہتری آئی ہے؟ آپ کے صوبے کے اندر پہلی مرتبہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں وقت پہ نہیں آ رہی ہیں، یہ کونسی اصلاحات ہیں جناب سپیکر صاحب؟ مجھے منسٹر صاحب بتائیں کہ آپ کا صوبہ پہلی مرتبہ Red line cross کر گیا ہے Overdraft پہ چل رہا ہے، مجھے بتائیں یہ کونسی اصلاحات ہیں کہ آپ کے صوبے کے اندر آپ کا Throw-forward چھ سے لے کے سات سال تک ہے، یعنی آپ کا سکیم سات سال یا چھ سال میں کمپلیٹ ہوگا، آپ کا Throw-forward جو ہے 700،800 ارب روپے ہے، اس کا مطلب ہے کہ آپ کی ایک سکیم سات آٹھ سال کے اندر مکمل ہو گی۔ تو مجھے تو کوئی اصلاحات نظر نہیں آ رہی ہے، مجھے تو کوئی بہتری فنانس کے اندر نہیں نظر آئی بلکہ جو لوگ فنانس کو سمجھتے ہیں، اس وقت Worst Financial Management ہے، تو جو آپ مارکیٹ سے لوگوں کو بھی Hire کرتے ہیں اور Consultant کو Hire کرتے ہیں کہ بہتری آئے اور بہتری نہیں آتی ہے، تو آپ نے یہ پیسے، میں سمجھتا ہوں یہ پیسے آپ نے دریا میں ڈال دیئے ہیں یہ پیسے اور یہ جو Consultant والا نظام ہے لگتا ہے کہ منسٹر صاحب خود بھی Consultant ہے، یہ بھی Consultants کی طرح Behave کرتا ہے، یہ کوئی پولیٹیکل آدمی، کوئی Vision والا آدمی نہیں لگتا ہے بلکہ Consultant لگتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی باقاعدہ آڈٹ

ہونی چاہیئے، اس کی باقاعدہ، اس پہ اس کی Scrutiny ہونی چاہیئے اور میں تو Recommend کروں گا کہ اس پوری چیز کو اور اس کی Performance کو دیکھنے کے لئے Standing Committee on Finance کو اس معاملے کو دیکھنا چاہیئے۔ اس میں بہت بڑی Lapses ہیں کہ آپ نے 2 کروڑ 86 لاکھ روپے سالانہ خرچ کئے، اس کے باوجود آپ کا صوبہ Overdraft پہ چلا گیا ہے، آپ کا صوبہ Default کی طرف جارہا ہے، آپ کے صوبے پہ قرضہ بڑھ گیا ہے، آپ کے صوبے کے اندر Revenue اور Fiscal space بڑھ نہیں رہی ہے تو آپ کیوں پھر اس قسم کے یونٹس قائم کرتے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Concerned Minister, to respond, please.

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں ہے، اس کو میں کمیٹی میں بھیجتا ہوں پھر۔ Is it the desire of the House that the Question No. 15794 may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 15794 is referred to the Committee concerned. Question No. 15799, Mr. Salahuddin Sahib.

* 15799 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Irrigation state that:

(a) As reflected in ADP 2022-23 at Serial No. 2090, Code 160282 Rehabilitation of Irrigation Tube wells of Solarization in Peshawar Division, how many new and existing Tube wells are being solarized in each constituency of Peshawar Division;

(b) Who identified the sites? Constituency wise details of Rehabilitation of Solarization of Tube wells may be provided?

Mr. Arshad Ayub Khan (Minister for Irrigation) (Replied by Minister Law): (a) There is no new Scheme/Irrigation Tube well being constructed and solarized under ADP No. 2090/160282. The details of existing Irrigation Tube wells being solarized in District Peshawar, constituency wise are given below:

I. Mr. Syed Muhammad Ishtiaq Urmar MPA PK-69:
   1. GWP-9

II. Mr. Khushdil Khan MPA PK-70:
   1. WU-6

2. WU-7
3. MPA-2
4. Badaber Minor
5. Badaber Toti Khel

III. Mr. Salah-ud-Din MPA PK-71:

1. Sherekara-3
2. Sherekara-5
3. PH-4
4. PH-9
5. PH-14

(b) As all the existing Schemes/Tube wells are being solarized, where sites were already identified, details of which are given above.

Mr. Salahuddin: Thank you Mr. Speaker. My question actually consisted of two parts, part (a) and part (b) and its very simple questions. In part (a) I had asked how may tube wells were solarized and they had restricted and I had actually asked how many in District, in Peshawar Division but they had restricted it even I think to PK-69, 70 and 71. I don't know why they did it, because it was pretty simple, straightforward that how many in Peshawar Division, okay. Lets come to now this three they have divided it in to three constituencies and that is 69, 71 and 70 and then I had asked that who identified pretty straightforward, who identified, who was the person who identified these sites? They said they were already what does already mean, there must have been someone, there should have been someone. So who did that if I could have inappropriate answer to them please?

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond.

جی کون جواب دے گا؟

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: سر، جواب تو یہی ہے، یہ پشاور ڈویژن میں جو Tube wells solarized ہوئے ہیں، ان کا یہ سر، دوسری بات یہ ہے کہ یہ پراجیکٹ جو ہے یہ اے ڈی پی سکیم جو ہے، یہ 2016 سے ہے۔ تو اس وجہ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ پہلے سے Identified ہیں اس وقت، اس گورنمنٹ کی یہ نہیں ہے، پچھلی

گورنمنٹ سے یہ اے ڈی پی سکیم ہے، تو اس وجہ سے یہ پہلے سے Identified ہیں۔ یہ سر، ان کا Main وہ ہے، جواب ہے۔ باقی سر، جو انہوں نے کہا ہے کہ واقعی یہ پشاور ڈویژن کے ہیں، ان کو دینا چاہیئے تھا، وہ میرے پاس ڈیٹیل ہے، اگر کہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ شیئر کر لیتا ہوں، یہ ٹوٹل نمبر جو ہیں، 102 ہیں۔ تو آپ نے سر، جو بات کی ہے کہ 23-2022 تو یہ جو آپ کو ڈیٹیلز دی گئی ہے، یہ 23-22 کی ہے، جو Tube wells جو ہیں، جو Solarize ہوئے ہیں، اس وجہ سے وہ پشاور کے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: سر، دا خو ډیره آسانه، Simple غونډې خبره ده چې دا په ټول پیښور ډویژن کښې خومره وو، د هغې هم ما سره، ما سره خو ئې ډیټیل نشته دے، ما ته Provide شوې هم نه دی۔ بل دا چې Constituency wise نورو Constituencies کښې څه شوی دی، بیا زما Constituency سره څه چل شوے دے؟ نو هغه Constituency wise دغه هم نشته دے، دا ډیټیلز ئې ما ته Provide کړی هم نه دی۔ دا چې څوک Identify کوی، ګوره دا Reflected into ADP 2022-23، زما خو دغسې سره Concern دے کنه؟ نو په دیکښې دا د 22 او 23 چې دی دا چا Identify کړی دی؟ Obviously people, because I am their elected representative, people do have to come to me and they do, so what is my role in that entire process? Why I was neglected? Why the elected representative of that constituency was neglected? That's the main question, that's the main issue.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں یہی ان سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ یہ پہلے سے Identify ہوئی ہیں، پچھلی جب یہ اے ڈی پی سکیم آئی تھی، اس وقت کے جو ایم پی اے گان حضرات تھے۔ سر، میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں یہ وہ Fresh نہیں ہے۔ اس وجہ سے یہ پہلے سے Identification ہوئی ہے، تو اس کو سر، Change کرنا ذرا مشکل تھا، اگر پھر بھی ان کے حلقے میں کوئی ایسے Tube wells ہیں، ہمیں کہہ دیں، میں ان شاء اللہ و تعالیٰ سیکرٹری صاحب کو کہہ کے ان کو بھی Include کرالوں گا سر، یہ Commitment ہے Sir! Floor of the House پہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: It is a commitment on the Floor, assurance on the Floor; can we take it as an assurance on the Floor? Okay I'll take his word; he is authority on to me, thank you.

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Question No. 15814, Mr. Zafar Azam Sahib. Question No. 15814, Zafar Azam Sahib, Lapsed.

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

15814 _ جناب ظفر اعظم: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بورڈ کی آخری میٹنگ کب ہوئی تھی اور محکمہ ہذا کو مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے۔ نیز Senior Citizens کے لئے مراعات کی تفصیل فراہم کی جائے، تاحال اس پر کتنا عمل ہوا ہے؟

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ، عشر، سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) Khyber Pakhtunkhwa Senior Citizens Council کونسل کی آخری میٹنگ 24 ستمبر 2020 کو منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم وزیر برائے سوشل ویلفیئر کر رہے تھے۔ محکمہ ہذا کو اس مد میں سال 2017 میں صرف ایک کروڑ کی رقم مختص ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت خیبر پختونخوا نے بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لئے Senior Citizens Act 2014 پاس کیا ہے اور ایکٹ کے مطابق محکمہ ہذا نے ایک صوبائی کونسل تشکیل دی ہے جو کہ بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اب تک اس کونسل کی پانچ میٹنگز منعقد ہوئی ہیں جس میں بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لئے کئی اہم فیصلے کئے گئے ہیں جس میں بزرگ شہریوں کے لئے تمام بڑے ہسپتالوں میں ایکٹ کے مطابق الگ کاؤنٹر کا قیام، سرکاری ٹرانسپورٹ میں پچاس فیصد رعایت، میوزیم، لائبریریوں میں فری انٹری وغیرہ۔ جہاں تک کارڈ کے اجراء کا تعلق ہے تو محکمہ ہذا محدود وسائل کے اندر اس کے لئے کوشش کر رہا ہے جبکہ محکمہ خزانہ نے اس کے لئے صرف ایک کروڑ کا بجٹ مختص کیا ہے جبکہ محکمہ کے پاس اب تک چھ لاکھ سے زائد درخواستیں موصول ہو چکی ہیں جن پر کام جاری ہے۔ عنقریب تمام Senior Citizens کو کارڈز جاری کئے جائیں گے۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں: جناب سردار خان صاحب ایم پی اے، 31 اکتوبر؛ جناب شکیل احمد خان صاحب ایم پی اے، 31 اکتوبر؛ سردار محمد یوسف زمان صاحب ایم پی اے، 31 اکتوبر؛ سردار

اورنگزیب نلوٹھا صاحب ایم پی اے، 31 اکتوبر؛ الحاج قلندر خان لودھی صاحب ایم پی اے، 31 اکتوبر؛ جناب سردار حسین بابک صاحب ایم پی اے، 31 اکتوبر؛ جناب انور زیب خان صاحب ایم پی اے، 31 اکتوبر۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5, 'Privilege Motion': Miss Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to please move her Privilege Motion No. 195 in the House.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ڈھونڈھنے دیں، ڈھونڈھنے دیں، کیونکہ۔ Thank you۔ جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ آپ کا۔ جناب سپیکر صاحب، ایک دو تین لائنیں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی اپنے Privilege Motion سے پہلے پڑھنا چاہتی ہوں، اگر آپ کی اجازت ہو تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، Preamble یہ کہتا ہے کہ چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی پوری کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار اور اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا وہ ایک مقدس امانت ہے۔ کیونکہ پاکستان کے جمہور کی منشاء ہے کہ ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جس میں مملکت اپنے اختیارات اور اقتدار کو جمہور کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے استعمال کر سکے۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہ میری تحریک استحقاق ہے اور تحریک استحقاق میری سیکرٹری ٹرانسپورٹ پہ ہے۔

مورخہ 30 مئی 2022 کو صوبائی اسمبلی نے The Khyber Pakhtunkhwa Employees of Transport Department Regularization of Services Act, 2022 کو پاس کیا، جس کا Assent گورنر صاحب نے مورخہ 10 جون 2022 کو دیا ہے اور 12 جون 2022 کو باقاعدہ گزٹ نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے لیکن صوبائی سیکرٹری ٹرانسپورٹ اس ایکٹ کو ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہے اور انہوں نے مخالفت کرتے ہوئے ڈائریکٹر ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ کو مورخہ 7 ستمبر 2022 کو ہدایات جاری کی ہیں کہ مذکورہ ایکٹ کو جو کہ اس معزز ایوان نے پاس کیا ہے، اس ایکٹ کے تحت ریگولر ہونے والے ملازمین کو ریگولر نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کو ریگولر تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، سیکرٹری ٹرانسپورٹ کے اس رویئے سے اس معزز ایوان کے تمام ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ سیکرٹری کا جو مراسلہ ہے، اس میں ساتھ موجود ہے، میں آپ کو بھجوا رہی ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، میری آپ سے گزارش ہے کہ جب تک، جب تک یہ اس کو، ایک تو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، Privilege Committee کے حوالے کیا جائے اور دوسرا جب تک Privilege Committee کا فیصلہ سیکرٹری کے حق میں یا اس کے مخالفت میں آتا ہے تو اس کو آج ہی سے اس کو مطلب OSD بنایا جائے کیونکہ یہ ایوان جو ہے یہ ایوان ایک مقدس ایوان ہے جو کہ میں نے Preamble میں آئین سے پڑھ کے آپ کو سنایا ہے تو میں آئین کے ادھر ادھر بات نہیں کر رہی ہوں، میں آئین کے دائرے کے اندر رہ کے یہ تحریک استحقاق لے کر آئی ہوں اور یہ میری تیسری تحریک استحقاق ہے اور یہ میری اپنی ذاتی تحریک استحقاق نہیں ہے۔ ایک بخت جہان کے وقت میں جب میرا Flag کوہاٹ کے NHA والوں نے گرایا تھا اور ایک جو ہے تو وہ میں نے ابھی اس کو Sleeping mood پہ رکھا ہوا ہے وہ بھی کسی ایک ایسے بندے کے خلاف ہے کہ جس نے مجھے ریکویسٹ کی، یہ تو Sleeping mood پہ ہے لیکن وہ بھی کسی نہ کسی دن اس ہاؤس میں آجائے گا لیکن جناب سپیکر صاحب، میں نے جو Preamble آپ کو سنایا ہے اور آپ کو بتایا ہے تو اس کے حوالے سے اب بال آپ کے کورٹ میں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی جناب شاہ محمد وزیر صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نعیمہ کشور صاحبہ بات کرنا چاہتی ہے جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں یہ Privilege، یہ تو آپ کا جی Privilege Motion ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں لیکن بات تو کرنے دیں نا، یہ تو سارے ہاؤس کا Privilege ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اچھا ہاؤس کا Privilege ہے۔

<u>جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ)</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی ایک منٹ یہ کہتی ہے ہاؤس، جی۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ تو میرے خیال میں پورے ہاؤس کا Privilege ہے اور یہ پارلیمنٹ جو ہے ہم کہتے ہیں پارلیمنٹ سپریم ہے، تو یہ اس پارلیمنٹ نے اس لاء کو بنایا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ تو گورنمنٹ سے ان کا عدم اعتماد ہے۔ایک سیکرٹری کی کیا وہ ہو گی کہ وہ ہمارا پاس کیا ہوا بل نہیں، ایکٹ کو وہ نہیں مانے گا، یہ کس نے ان کو اختیار دیا کہ وہ نہیں مانے گا؟ یہ کیا بات ہوئی، یہ تو میرے خیال میں اس کو بھی سمجھ نہیں، ایک ایکٹ جب اس اسمبلی نے پاس کیا ہے، جب گورنر نے Sign کیا ہے ایکٹ بنا ہے تو سیکرٹری کی کیا وہ ہے کہ وہ کوئی سیکرٹری، ڈائریکٹر اس کی کیا اوقات ہے کہ کوئی ایکٹ کو نہ مانے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی شاہ محمد وزیر صاحب۔

<u>وزیر ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میڈم صاحبہ نے جو استحقاق پیش کیا ہے یقیناً یہ اسمبلی سپریم ہے اور اس کو میں No objection کہتا ہوں Refer کرنے کے لئے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ سپورٹ کرتے ہیں کمیٹی میں بھیجتے ہیں؟

<u>وزیر ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ:</u> وو ہنگ او کړئ جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! ایک منٹ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، میں CM صاحب سے آپ کے توسط سے اور اس معزز ایوان کے توسط سے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب ایک منسٹر خط لکھتا ہے مطلب CM کو بھی خط لکھتا ہے اور اس کے علاوہ چیف سیکرٹری کو بھی خط لکھتا ہے تو چیف سیکرٹری کی کیا حیثیت ہے پھر میرے اس قانون میں مداخلت جو ہے تو وہ اپنے سیکرٹری کو اس کو نہ کہے، جناب سپیکر صاحب، چیف سیکرٹری بھی میرے اس ہاؤس کو جوابدہ ہے، چیف سیکرٹری سے لے کر اس کے چھوٹے سے چھوٹے سیکرٹری بھی جوابدہ ہے جناب سپیکر صاحب اور ایک منسٹر کی اگر یہ اس طریقے سے، حالانکہ میں اپوزیشن سے ہوں لیکن بات یہ ہے کہ اگر ایک منسٹر کی توہین ہوتی ہے اس کا مطلب ہے میری توہین ہو رہی ہے کیونکہ میں اس اسمبلی میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، اس کو نہ صرف اس وقت تک OSD، آپ کی رولنگ چاہیئے OSD کیا جائے جب تک کہ اس کے حق میں یا نا حق میں فیصلہ آتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ CM صاحب کو کہیں کہ اس کو فوراً جو ہے تو اس کی سروسز معطل کی جائیں اور اس سے پورا جواب مانگا جائے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! وہ، وہ میڈم! اس پہ Privilege-----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! یہ Privilege Committee میں اس پہ بات ہو گی، ٹھیک ہے میڈم-----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے میڈم۔ Is it the desire of the House that the Privilege Motion No. 195 may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Privilege Motion No. 195 is referred to the Committee concerned.

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6, 'Adjournment Motion': Mr. Mir Kalam Khan, MPA to please move his Adjournment Motion No. 462 in the House.

جناب میر کلام خان: Thank you جناب سپیکر۔ میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد و انضباط مجریہ 1988 کے قاعدہ 69 کے تحت اس معزز ایوان میں ایک انتہائی اہم مسئلے سے متعلق تحریک التواء پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام 2021 کے ایک سروے کے مطابق خیبر پختونخوا میں پانچ سے سولہ سال کے 4.7 ملین بچے سکول نہیں جاتے۔ ان 4.7 ملین میں بچیوں کی تعداد 2.9 ملین ہے۔ ان 4.7 ملین میں دس لاکھ بچوں کا تعلق Merged اضلاع سے ہے جس میں 74.4 فیصد بچیاں اور 38.5 فیصد بچے شامل ہیں۔ Merged اضلاع میں سب سے زیادہ 66 فیصد نارتھ وزیرستان کے بچے سکول نہیں جاتے، باجوڑ میں 63 فیصد، ساؤتھ وزیرستان میں 61 فیصد، مہمند اور خیبر میں 51 فیصد، کرم اور اورکزئی میں 47 فیصد بچے سکول نہیں جاتے۔ لہذا معزز ایوان میں ضابطے کی کارروائی روک کر ہماری اس تحریک التواء کو بحث کے لئے منظور کیا جائے، Thank you۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گورنمنٹ کے سائیڈ سے جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر! اس Adjournment Motion کے ساتھ ہم Agree کرتے ہیں کہ اس کے اوپر بحث ہونی چاہیئے۔ خیبر پختونخوا حکومت نے نہ صرف اس Tenure میں بلکہ Last tenure میں بھی ہم نے Enrollment drive چلائی، ان کے ہم Result share کریں گے۔ قبائلی اضلاع آپ کو پتہ ہے کہ پچیسویں آئینی ترمیم کے بعد صوبے کا حصہ ہے اور وہاں پہ کالجز، سکولز، مکتب سکولز، مدارس سکولز اس کے اوپر بہت زیادہ کام ہو چکا ہے، وہاں پہ Enrollment میں خاطر خواہ بہتری آچکی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ اس پہ تفصیلی بحث کے لئے بھی تیار ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کے اوپر ہم ہاؤس کا بھی Opinion لیں کہ اس کو ہم مزید کیسے بہتر کر سکتے ہیں؟ پورے صوبے میں ہم مزید بہتر کرنا چاہتے ہیں Enrollment جی، Thank you۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Adjournment Motion, moved by the Honourable Member, may be adopted for detailed discussion in the House under Rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure & Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, ‘Call Attention Notices’: Miss Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, Miss Naeema Kishwar Khan, MPA, Mr. Salahuddin, MPA and Inayatullah, MPA to please move their joint Call Attention Notice No. 2527.

آپ میں سے کون پیش کرنا چاہ رہا ہے، یہ Joint ہے اب کون پیش کرنا چاہ رہا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں کر رہی ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مل تو جائے جی۔ Thank you جناب سپیکر صاحب۔ ہم وزیر برائے، یہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے 2527، اس میں میرا نام ہے، نعیمہ کشور ہے، صلاح الدین صاحب ہیں اور عنایت اللہ صاحب ہیں۔

ہم وزیر برائے محکمہ کھیل، سیاحت وثقافت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ ڈائریکٹریٹ آف کلچر ٹورازم اتھارٹی میں ضم ہونے کی وجہ سے فنکار برادری اور ڈائریکٹریٹ آف کلچر کے ملازمین میں تشویش پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں، ہم لوگ چاہتے ہیں اور یہ جو فنکار برادری ہے انہوں نے ہم سے مطلب رابطہ کیا ہے کہ کلچر کو الگ ڈیپارٹمنٹ رہنے دیں اور اس کو ٹورازم میں ضم نہ کریں تاکہ جب دونوں ضم ہوں گے تو ایک محکمہ بھی صحیح کام نہیں کر سکے گا۔ تو اس پہ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو منسٹر جو کلچر کے ہیں تو وہ اس پہ جواب دیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ آیا اس کو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور):</u> جناب سپیکر!

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ Call Attention Notice پہ، جی پیش کریں جی۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> شکریہ سپیکر صاحب۔ انہوں نے تو بات کر لی کہ ان کو ضم نہ کیا جائے لیکن اس میں ایک مسئلہ ہے کہ آپ ٹورازم کے ملازمین کو جو مستقل ملازمین ہو ان کو کنٹریکٹ پہ کس طرح لے کے جا سکتے ہیں، ان کی گریجوٹی، سی پی فنڈ، میڈیکل وہ ختم ہو رہے ہیں، کیوں؟ ایک۔ دوسرا یہ کہ ان کے جو ملازمین ہیں وہ اچھی کارکردگی دکھا رہے ہیں، اب آپ دوسرے کنٹریکٹ پہ جو بھی لے رہے ہو، کیوں آپ دوسرے لے رہے ہو؟ کیونکہ اب جو مستقل ہیں ان کو تو کنٹریکٹ پہ لے رہے ہو لیکن اس کو خالی کر کے دوسرے آپ اپنی مرضی سے لے رہے ہو۔ تیسرا میرا کوئسچن ہے کہ جو اب ملازمین ہیں اس پہ خزانے کا خرچہ 6 کروڑ روپے آ رہا ہے جب نئے آپ لیں گے اس پہ 30 کروڑ آئے گا جبکہ ہمارا صوبہ Already funds اور پیسے کی وجہ سے Loss میں جا رہا ہے، ہم یہ نقصان صوبے کا کیوں کر رہے ہیں؟۔ اگلا کوئسچن ہے میرا کہ اس میں ڈیپوٹیشن پہ جو عسکری لوگ ہیں اس کی بھرمار ہے یا دوسرے لوگوں کی بھرمار ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ ان کی کیا کارکردگی ہے کہ اتنے زیادہ لوگ ڈیپوٹیشن پہ لائے ہو اور آخری میرا کوئسچن ہے کہ جب ڈیپارٹمنٹ کا ٹورازم کا اور لاء ڈیپارٹمنٹ نے مل کے اس کے ایکٹ میں

Suggest کئے ہیں ترامیم، Cabinet نے پاس کی ہے، لاء ڈیپارٹمنٹ سے پاس ہوئے ہیں، کیوں وہ اسمبلی میں نہیں آرہے ہیں؟ توان کو نسچنز کے ہمیں جواب ملنے چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! میڈم یہ آپ کہہ نہیں سکتی کہ میرا کونسچن ہے، اگر آپ نے کونسچن کرنا ہے تو آپ Proper question لے آئیں یہ Call Attention Notice ہے جی۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو Call Attention کی وجہ تو Call Attention کا یہی ہے نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، آپ نے کونسچن لانا ہے پھر کونسچن پہ بات ہوگی۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جناب سپیکر، کیونکہ یہ اتھارٹی اس وقت بنی تھی جب ہماری فیڈرل گورنمنٹ تھی اور ان کی تجویز کے اوپر یہ اتھارٹی بنی تھی میں نے اس وقت مخالفت کی تھی کیونکہ پورا ڈیپارٹمنٹ اس میں ضم ہورہا تھا اور جو جو اتھارٹی بن رہی تھی وہ ٹورازم پروموشن کے لئے تھی توان کا جو Main focus ہوگا وہ ٹورازم کے اوپر ہی ہوگا لیکن انہوں نے کہا ہے کہ نہیں یہ ہم ساتھ ملا کے اپنا کلچر بھی پیش کریں گے اور ساتھ یہ لیکن اس پہ میں نے میری جو سمری گئی ہے اس سمری کے اوپر میں نے اس کا باقاعدہ اس سے اختلاف کیا ہے۔ تو بالکل اگر آپ چاہتے ہیں تو یہ اس کی کمیٹی بن سکتی ہے کیونکہ یہ ایک پورے چاروں صوبوں میں ڈیپارٹمنٹ موجود ہیں اور یہاں پہ آپ اتھارٹی کو دے رہے ہیں تو اتھارٹی کو وہ چیزیں دے دی جائیں جس سے ٹورازم پروموٹ ہوسکتی ہے جیسے شاعر ہیں، ادیب ہیں، وہ لوگ تو نہیں جاسکتے ٹورازم اتھارٹی میں، تو اس طرح میں بالکل یہ کیس میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ بھی Already اٹھالیا ہے لیکن اگر اسمبلی چاہتی ہے تو بالکل اس پہ ہم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کمیٹی میں، کمیٹی میں اس کو بھیج دیں؟

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: بالکل بھیج دیں اور اس کو ہم Reconsider کرسکتے ہیں کیونکہ یہ ایک صوبے کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ Is it the desire of the House that the Call Attention Notice No. 2527 may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Call Attention Notice No. 2527 is referred to the Committee concerned. Miss Baseerat Khan, MPA to please move her Call Attention Notice No. 2547.

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ فاٹا انضمام کو تقریباً چار سال کا عرصہ پورا ہو چکا ہے جہاں پر لیویز اور خاصہ دار فورس باقاعدہ پولیس فورس میں ضم ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک کانسٹیبل سے لے کر انسپکٹر تک کسی قسم کی ترقی نہیں ہوئی ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے پولیس ملازمین میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، اس میں میں نے ایک Line اور بھی Add کیا تھا شاہد Typing میں وہ نہ لکھا گیا ہو، وہ میں یہاں پہ Add کرنا چاہتی ہوں۔ وہ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ One-time service change بھی اس کے ساتھ تو میں ذرا اس کو Explain کر دوں۔ جناب سپیکر صاحب، چار سال کا عرصہ مکمل ہو چکا ہے خاصہ دار فورس کو پولیس میں ضم ہوئے لیکن ابھی تک کسی ایک کی بھی ان کی ترقی نہیں ہوئی۔ دوسرا یہ ہے کہ One-time------

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! میڈم آپ نے جو کہا نا کہ وہ تو Recommendation میں آتا ہے اور یہ Call Attention Notice ہے اس وجہ سے جو Recommendation ہے وہ الگ چیز ہوتی ہے Call Attention دوسری چیز ہوتی ہے۔ جی ابھی آپ بولیں۔

محترمہ بصیرت خان: کونسی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی آپ نے جو Add کیا ہے یہ Recommendations ہیں اور Call Attention اور Recommendations میں فرق ہے۔

محترمہ بصیرت خان: سر! وہ اسی کے ساتھ میں نے لکھا تھا جب Submit ہوا تھا، مجھے فون آیا اسمبلی سے، انہوں نے کہا تھا On time service change ہے، میں نے کہا On time نہیں ہے- One-time service change ہے۔ اگر اس کو بھی دیکھ لیا جائے تو وہ اسی کا حصہ تھا Sir! On the Floor میں یہ کہہ رہی ہوں اور میرے پاس وہ ریکارڈنگ بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن اگر اس طرح ہوتا تو پھر آپ کا Call Attention آج ایجنڈے پہ نہ ہوتا اس لئے کہ Call Attention اور Recommendation میں فرق ہے جی، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے آپ کا Call Attention آگیا۔

محترمہ بصیرت خان: ٹھیک ہے وہ میں اس Explanation میں اس کے ساتھ ہی کہہ دیتی ہوں۔ سر، چار سال کا عرصہ مکمل ہو چکا ہے لیکن خاصہ دار کا چھوٹے Rank سے لے کر Officer level تک ابھی تک کسی کو ترقی نہیں دی گئی۔ اس میں کچھ ایسے خاصہ دار بھی ہیں جواب پولیس، جو ابھی جو پولیس کا حصہ بن چکے ہیں، کچھ ایسے پولیس والے بھی ہیں جو Physically اس طرح Fit نہیں ہیں تو ان کی ریکویسٹ ہے کہ اگر One-time وہ Service change کر لیں، ان کی جگہ یا ان کے بھائی یا بیٹے، یہ Service change ایک ہی مرتبہ ہو گی۔ دوسرا یہ کہ ہمارے پولیس، ہمارے خاصہ دار پولیس میں کچھ ضم ہو چکے ہیں Officially تو کہا جاتا ہے کہ وہ ضم ہو چکے ہیں لیکن Document میں اگر چیک کر لیا جائے تو نہیں ہوئے۔ تو اگر اس کو سر، کمیٹی میں بھجوا دیا جائے تو اس پر Further discussion ہو جائے گی جی، Thank you۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond. Babar Saleem Swati Sahib. Babar Saleem Swati Sahib.

(Applause)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب بابر سلیم سواتی (مشیر وزیر اعلیٰ برائے داخلہ و قبائلی امور): شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

مشیر وزیر اعلیٰ برائے داخلہ و قبائلی امور: اچھا بالکل سر، یہ بصیرت بی بی کا بڑا اچھا کو تسچن ہے-----

(مداخلت)

مشیر وزیر اعلیٰ برائے داخلہ و قبائلی امور: بالکل مٹھائی بھی کھلائیں گے جی ان شاء اللہ تمام میرے بھائیوں کو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو بات کرنے دیں جی۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، جو ان کا Call Attention ہے ان کو جواب کرنے، جواب دینے دیں۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے داخلہ و قبائلی امور: نہیں جی خیر ہے میں دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بابر سلیم سواتی صاحب جی۔

مشیر وزیراعلیٰ برائے داخلہ و قبائلی امور: اچھا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انضمام کو چار سال ہو گئے ہیں مگر آپ کے ذہن میں ہونا چاہیئے کہ ابھی تک تقریباً 26 ہزار لوگ ایف سی کے یا یہ خاصہ دار اور لیویز کے یہ پولیس میں Induct ہو چکے ہیں، آپ یہ ذہن میں رکھیں کہ سپاہی جو ہے لیویز کا وہ، وہ گریڈ 5 میں تھا، خاصہ دار گریڈ ایک میں تھا، پولیس میں جب وہ Induct ہوئے تو گریڈ 7 میں ہو گیا، یعنی کہ اس کی Automatic ترقی ہو گئی۔ (تالیاں) وہ گریڈ ایک سے اٹھ کے گریڈ 7 میں آ گیا۔ اسی طرح جو لانس نائیک تھا وہ بھی BPS-6 میں تھا لیویز میں اور خاصہ دار میں وہ بھی One میں تھا وہ بھی گریڈ 7 میں آ گیا۔ اسی طرح یہ پوری لسٹ ہے شاید آپ کے سامنے بھی پڑی ہو تو آپ ان کو دیکھ لیں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

مشیر وزیراعلیٰ برائے داخلہ و قبائلی امور: اذان ہو جائے تو پھر اگلے۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بابر سلیم سواتی صاحب۔

مشیر وزیراعلیٰ برائے داخلہ و قبائلی امور: اسی طرح نائیک گریڈ 7 میں تھے وہ گریڈ 7 میں ہی آ گئے، B-1 میں، حوالدار گریڈ 8 میں تھے یہ گریڈ 9 میں چلے گئے جبکہ یہ حوالدار خاصہ داروں میں جو ہیں وہ گریڈ 2 دو میں تھے۔ اسی طرح صوبیدار گریڈ 13 میں تھے وہ گریڈ 14 میں چلے گئے۔ خاصہ داروں میں بھی یہ گریڈ 5 میں تھے، یعنی کہ جو Induction ہوئی ہے وہ بڑی Proper induction ہوئی ہے اور یہ Induction از خود ان کی ترقی ہے۔ تقریباً 10 انسپکٹر Induct ہوئے ہیں جی۔ 216 سب انسپکٹرز Induct ہوئے، 309 اے ایس آئیز Induct ہوئے، 901 Head Constables induct ہوئے، 24553 Foot Constable induct ہوئے یہ ٹوٹل کوئی تقریباً 26000 لوگ بنتے ہیں جی جن کی Induction ہوئی ہے۔ اب اس سے آگے جو Ranks ہیں پولیس میں جب وہ آ گئے ان کا سابقہ Rank ختم ہو گیا، ان کی Proper induction ہو گئی، ان کو مراعات بہتر مل گئی ہے، ان کو گریڈز بہتر مل گئے۔ اب جو آگے Qualification پہ پولیس کے اندر جو ان کی ترقی ہو گی وہ ان کی Qualifications پہ Base کرتی ہے جس کے لئے مختلف Criterias ہیں، مختلف اس کے لئے Foot Constable to Head Constable کے لئے اور Criteria ہے۔ Head Constable سے اے ایس آئی کے لئے اور Criteria ہے۔ اے ایس آئی ٹو ایس آئی اور Criteria ہے۔ ایس آئی ٹو انسپکٹر

اور ہے۔ تو یہ جب تک یہ سارے وہ اپنے Criteria پورے نہیں کریں گے تو اس وقت تو ان کو ترقی نہیں دی جاسکتی۔ اگر آپ اس سے مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے اگر نہیں مطمئن تو تب ہم اور کوشش کر لیں گے آپ کو مطمئن کرنے کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Thank you. Call Attention-----

محترمہ بصیرت خان: منسٹر صاحب میری ریکویسٹ ہو گی میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں اور آپ کا شکریہ آپ نے کافی ڈیٹیلز میں اس کو Explain کیا لیکن میری گزارش ہو گی کہ اگر یہ کمیٹی میں بھجوادیا جائے تو وہاں پہ اس پہ Further discussion کر لی جائے گی جو تھوڑی بہت Concerns ہیں جو لوگ مجھ سے Contact میں ہیں تو شاید میں اس کو بہتر Explain کر پاؤں گی میری گزارش ہو گی باقی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم-----

مشیر وزیراعلیٰ برائے داخلہ و قبائلی امور: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بابر سلیم سواتی صاحب۔

مشیر وزیراعلیٰ برائے داخلہ و قبائلی امور: آپ اس پہ اور کوئسچن لے آئیں، یہ میرا خیال ہے Quite satisfactory ہے، اس کو مزید اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی اور بات ہے اس پہ آپ Fresh وہ لے آئیں تو ان شاء اللہ کمیٹی کو بھی Refer کریں گے کیونکہ نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں جی انہوں نے کافی Satisfactory جواب دیا ہے، اگر آپ Proper اور Investigate کرنا ہے تو اس اوپر آپ کوئسچن لے آئیں جی، چلیں Thank you۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ بحالی و آبادکاری کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8, Mr. Tufail Anjum, MPA/Chairperson of the Standing Committee No. 36 on Rehabilitation & Settlement Department, to please move under sub-rule (1) of rule 185 for leave of the House to grant extension in the time period to present report of the Committee. Tufail Anjum Sahib!

Mr. Tufail Anjum: I wish to move under sub-rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure & Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 36 on Relief, Rehabilitation

& Settlement Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted in the time period, extension, to present report of the Committee in the House? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

جناب ڈپٹی سپیکر: The ‘Ayes’ have it۔ چیئرمین صاحب! آپ خود ‘Yes’ نہیں بول رہے تھے تو Mr.Tufail Anjum, MPA, item No. 9-----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی تو میں بول دوں پھر آپ اتنی جلدی نہ کریں ناصبر کریں تھوڑا تحمل سے۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ بحالی وآبادکاری کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Mr. Tufail Anjum, MPA/Chairperson of the Standing Committee No. 36 on Relief, Rehabilitation & Settlement Department, to please present report of the Committee in the House.

Mr. Tufail Anjum: I wish to present the report of the Standing Committee No. 36 on Relief, Rehabilitation & Settlement Department in the House, please.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مجلس قائمہ برائے محکمہ بحالی وآبادکاری کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10: Mr. Tufail Anjum, MPA/Chairperson of the Standing Committee No. 36 on Relief, Rehabilitation & Settlement Department, to please move for adoption of report of the Committee.

Mr. Tufail Anjum: I wish to move that the report of the Standing Committee No. 36 on Relief, Rehabilitation & Settlement Department may be adopted.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The report is adopted.

تحریک التواء نمبر 455 پر قاعدہ 73 کے تحت تفصیلی بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 11, item No. 11. Miss Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to please start discussion on Adjournment Motion No. 455, admitted for detailed discussion under rule 73.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ لیکن میں ایک ایک کے پاس گئی ہوں لیکن اتنی بے حس اسمبلی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی کہ ارشد شریف صاحب کے لئے یہاں پہ دعائے مغفرت ہوتی۔ میں کچھ اشعار کے ساتھ پہلے ان کے لئے دعائے مغفرت کروں گی پھر میں ساری باتوں کو آگے شروع کروں گی اور کل جو چینل پہ جو فائیو چینل کی لڑکی کے ساتھ حادثہ ہوا اور وہ حادثے میں شہید ہوئی تو اس کی مغفرت کے لئے بھی:

رنج کتنا بھی کریں ان کا زمانے والے
جانے والے تو نہیں لوٹ کے آنے والے
کیسی بھی بے فیض سی رہ جاتی ہے دل کی بستی
کیسے چپ چاپ چلے جاتے ہیں جانے والے
ایک پل چھین کے انسان کو لے جاتا ہے
پیچھے رہ جاتے ہیں سب ساتھ نبھانے والے
جانے والے تیری مرقد پہ کھڑی سوچتی ہوں
خواب ہی ہو گئے تعبیر بتانے والے

جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ارشد شریف صاحب کے بہیمانہ قتل جو کہ شہادت، جو انہوں نے شہادت پائی ہے کینیا میں، میں ان کے لئے تعزیت کے لئے درخواست بھی کرتی ہوں اور جناب سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے میں یہ تمام پاکستان کو Message بھی دینا چاہتی ہوں کہ Journalist Protection Bill جو ہے وہ اس اسمبلی سے ابھی تک پاس نہیں ہوا Although کہ وہ دوسری ملک میں شہید ہوئے لیکن یہاں پہ بھی صحافیوں کو جانوں کا خطرہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں پی ڈی ایم کی گورنمنٹ سے اور ان کے کرتا دھرتاؤں سے یہ ضرور التجاء کروں گی کہ اس پہ ایک اعلیٰ کمیشن بنایا جائے جو

کہ باقاعدہ طور پہ اس کی انکوائری کریں، دو بندوں کا انہوں نے بنایا ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس میں ہمارے کچھ انٹیلی جنس اداروں کے لوگ بھی ہوں تاکہ وہ ان کا Forensic جو بھی ان کی گولی جو ہے وہ پوسٹ مارٹم کی گولی اس کا مطلب ہے کہ نیروبی والوں نے ان کا صحیح پوسٹ مارٹم نہیں کیا کیونکہ گولی ان کی یہاں کے پوسٹ مارٹم سے نکلی ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہ ایک معمہ بنتا چلا جارہا ہے اور ایک ذہین آدمی جس کا کہ پہلے والد شہید ہوئے، پھر اس کے بعد ان کے بھائی شہید ہوئے، اس کے بعد یہ اپنے گھر کے واحد کفیل تھے۔ دیکھیں جی مجھے وہی بات آجاتی ہے کہ میں ادھر ادھر کی بات نہیں کرتی ہوں، یہ سیاست سے بالاتر بات ہے، یہ Humanity کی بات ہے اور میں چاہتی ہوں کہ ان کے گھر والوں سے یہ تمام اسمبلی تعزیت کا اظہار کرے اور اس میں ہمیں جو ہے اور کل جو چینل فائیو کی صدف صاحبہ جو کہ Coverage کرتی ہوئی شہید ہوئیں، ان کے ساتھ حادثہ ہوا، اس کی معفرت کے لئے بھی دعا کی جائے تاکہ ہمیں پتہ ہو، ان کو لوگوں کو پتہ ہو کہ ہم لوگ ان کے لئے کتنا Concerns رکھتے ہیں اور خاص طور پر صحافی جو ہوتے ہیں وہ ہماری اللہ کے بعد ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں تو اس کے لئے دعا کروائی جائے، Thank you۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی۔ ڈاکٹر امجد صاحب! ڈاکٹر امجد صاحب دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آمین۔ جی میڈم یاسمین اورکزئی صاحبہ، Item No. 11 سے آپ اپنی Discussion start کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو Adjournment Motion تھا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میرا Adjournment Motion تھا جو دو بچیوں کے حوالے سے تھا لیکن یہ ایک باقاعدہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بھی بنتا ہے، میں اس کو ہاؤس میں Open رکھتی ہوں لاء اینڈ آرڈر کے لئے بھی، مجھے پتہ نہیں ہے کہ پولیس کا کوئی بندہ یہاں پہ بیٹھا ہوا ہے کہ جو پوائنٹس نوٹ کرے گا کہ نہیں کرے گا۔ ایک تو آپ کی اسمبلی نے، آپ کی رولنگ، Sorry آپ میرے بھائی ہیں، آپ میرے بچے لگتے ہیں لیکن Sorry جی آپ کی رولنگ کوئی کام نہیں کر رہی ہے، کچھ کام نہیں کر رہی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> پولیس ڈیپارٹمنٹ کا بندہ موجود ہے شروع کریں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا ٹھیک ہے جی۔ جناب سپیکر صاحب، میری یہ جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے یہ بچیوں کے Concern پہ ہے کہ آئے روز جو بچیاں ہیں وہ Rape، جو Rape کا نشانہ بنتی ہے اور جی-----

(مداخلت)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں تحریک التواء ہے سر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، Adjournment Motion پہ Detailed discussion ہے۔ شوکت یوسفزئی صاحب! Cross talk نہ کریں۔ جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تحریک التواء کو،Adjournment Motion ہی کہتے ہیں نا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں میں نے Adjournment Motion کہا ہے نا۔ اچھا کوئی بات نہیں ہے Thank you for correction, thank you for correction۔ تو جناب سپیکر صاحب، آئے روز بچیاں جو ہیں وہ Rape کا، Rape ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ آئے روز عورتوں کے ساتھ Rape ہوتا ہے۔ آئے روز بچوں کے ساتھ Rape ہوتا ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ پولیس جو ہے یہ اس دن میری آئی جی صاحب سے بھی بات ہوئی تھی کہ پولیس ایسی دفعات لگاتی ہے، جو بھی ایس ایچ او ہوتا ہے، جو بھی مطلب محرر ہوتا ہے، جو بھی مرزا صاحب ہوتے ہیں، جو بھی اگر رپورٹ لکھ رہا ہوتا ہے تو ایسی دفعات لگاتا ہے کہ آگے چل کے وکیل کو بھی آسانی ہوتی ہے اس کو چھڑانے میں اور عدالت بھی اس کو چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہے کیونکہ وہ دفعات ایسے مؤثر نہیں ہوتی ہیں کہ جس کے تحت وہ درندے جو ہیں تو ان کو قرار واقعی سزا مل سکے اور چونکہ یہ واقعہ جو ہے یہ واقعہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ اپنے ہی بہنوئی نے اور وہ پکڑا بھی گیا ہے، تو جناب سپیکر صاحب، جب ایک آدمی پکڑا جاتا ہے، Confess کر لیتا ہے تو جناب سپیکر صاحب، اس کو سرعام سزا کیوں نہیں دی جاتی تاکہ یہ جو لوگ ہیں یہ اس سے عبرت کیوں نہیں پکڑتے۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ اس کے ساتھ لاء اینڈ آرڈر کے اور مسئلے بھی ہمارے ساتھ درپیش ہیں اور جناب سپیکر صاحب، تنظیمیں، حکومت، متعلقہ ادارے دعووں کے باوجود ہم لوگ وہ حدف حاصل نہیں کر پائے ہیں جو کہ ہم نے اہداف اپنے لئے Set کئے ہوئے تھے اور دن بدن میں نے اس دن جب آئی جی صاحب ہوم کمیٹی میں آئے، میں نے ان کو بتایا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ پچھلے

سال سے ابھی اس سال جو ہے تو واقعات کم ہوئے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، جب میں نے Figures point out کئے ہیں تو Figures جو ہیں تو جو انہوں نے 25 کا کہا تھا وہ 113 تک پہنچے ہوئے تھے، یہ بچوں کی Rape اور اغوا کی بات کر رہی ہوں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جو اعداد و شمار ہیں بعض اوقات تو رپورٹ ہی نہیں کرتے ماں باپ، ماں باپ جو رپورٹ ہی نہیں کرتے تو ہمیں Exact figures کا پتہ نہیں ہوتا ہے کہ ہم Exact figures کہاں سے لیں؟ لیکن یہی ہمارا نمائندہ جن کے لئے ابھی دعا کرائی گئی ہے یہی ہمارے نمائندے اپنی جانوں پہ کھیل کے جن کو صحافی برادری کہا جاتا ہے یہی ہمارے لئے وہ Figures بھی لاتے ہیں، وہ پھرتے بھی ہیں، عدالتوں میں بھی پھرتے ہیں، تھانوں میں بھی پھرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، 16 ستمبر کو یہ جو پشاور کا علاقہ بڈھ بیر کا میں ابھی ذکر کر رہی تھی اس میں چھبیس سالہ ایک خاتون کو جو ہے تو اس کی جلی ہوئی لاش ملی اور یقین کریں کہ جب میں نے اس کے چہرے کو دیکھا ناں تو مجھے خود ایک عورت ہونے کے ناطے اگر کوئی مرد بھی ہوتا تو اس کو یہ پتہ چلتا کہ جب اس کو جلایا ہو گا تو یہ کتنی تڑپی ہو گی، کتنا اس کو دکھ پہنچا ہو گا اور کس طریقے سے وہ تکلیف سے اس کو تین دن پہلے اغوا کیا گیا تھا اور اغوا کے تین دن بعد، جناب سپیکر صاحب! میں بار بار اگر Repeatedly میری لاء اینڈ آرڈر پہ اگر آپ یہ پوائنٹ دیکھیں تو میں یہی کہتی ہوں کہ جب کوئی اغوا ہو جاتا ہے تو اس کے لئے چوبیس گھنٹے، چوبیس گھنٹے جو ہوتے ہیں وہ بہت زیادہ Important ہوتے ہیں۔ چوبیس گھنٹوں میں اگر کوئی نہ ملے تو یا پھر وہ مردہ ملے گا یا پھر اس کے گردے نکلے ہوئے ملیں گے یا اس کا دل نکلا ہوا ملے گا یا اس کی جلی ہوئی لاش ملے گی یا اس کی جو ہے تو مطلب اس کو مرا ہوا ہم پائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، ان کی برادری نے کوہاٹ روڈ پہ احتجاج کیا۔ خوشدل صاحب کو میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ وہ اس وقت پوری طریقے سے اس خاندان کے ساتھ موجود تھے اور یہاں سے جناب سپیکر صاحب، میں نے جب Call کیا تو مجھے Higher جو High-ups ہیں پولیس کے وہ کہتے ہیں "What happened?"، تو میں نے کہا "You don't know what happened?"۔ تو اس کے بعد انہوں نے کہا کہ کیا کرنا چاہیئے؟ انہوں نے تو میت جو ہے تو وہ سڑک پہ رکھی ہوئی ہے۔ تو اس کے بعد جناب سپیکر، CM صاحب کو میں نے Message کیا تو جناب سپیکر، پھر مشینری تیزی سے متحرک ہوئی اور انہوں نے فوراً اپنے High officials کو بھیجا، ان کے ساتھ بات چیت ہوئی اور وہ اپنی جو بچی کی لاش ہے اس کو دفنانے میں ان کی جو ہے تو ان کو یعنی قائل کیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ یہ اعداد و شمار جو ہیں

جیسا کہ اگر آپ کو یاد ہو کیونکہ آپ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، کیونکہ میں بھی ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہوں، یہاں پہ جتنے بھی میرے معزز بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں، وہ ایسے گھرانوں سے تعلق رکھتی ہوں گی کہ جہاں پہ نمبرداری سسٹم ہوتا تھا، جہاں پہ پولیس جو ہے وہ ایک معزز گھرانے کے کسی فرد کے پاس آتی تھی اور ان کو باقاعدہ طور پہ جو اس علاقے کے جو سرغنہ، جو قاتل ہوتے تھے، جو چور ہوتے تھے، جو اوچکے ہوتے تھے ان کی باقاعدہ تصاویر آویزاں ہوتی تھیں تھانوں میں اور جوں ہی اگر کوئی واقعہ ہوتا تھا تو وہ ان تصاویر سے ان کو فوراً Catch کرتے تھے کہ یہ راہزنی میں جو ہے تو مشہور ہے، یہ ڈکیتی میں ہے، یہ Rape کا سلسلہ تو آہستہ آہستہ اس موبائل کے آنے کے بعد شروع ہوا۔ لیکن یہ جناب سپیکر، یہ ڈکیتی میں ہے، یہ قتل و غارت میں ہے، یہ کسی کو قتل کرنے میں ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، اسی طرح اگر آپ دیکھیں تو ایک سال قبل بھی ایک بچی کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا اور اس کو بڈھ بیر کی ایک ویران سی جگہ پہ اس کے گردے نکال کے اور اس کو برآمد کیا گیا اور اس کی لاش کو برآمد کیا گیا۔ ستمبر 2022 کے مہینے میں ایک شخص نے غیرت کے نام پہ اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔ ایبٹ آباد میں ماں اور اس کی دو بیٹیوں کو قتل کر دیا گیا۔ میر انشاہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے خاتون جاں بحق اور دو شدید زخمی۔ اسی ماہ ڈی آئی خان میں ایک اور خاتون کو فائرنگ کر کے ختم کر دیا گیا۔ چارسدہ کے علاقے تنگی میں 26 ستمبر کو گھر سے لاپتہ ہونے والی سات سالہ بچی حنا کی لاش اگلے روز اس کی رہائشگاہ کے قریب ملی جناب سپیکر صاحب۔ اس سے قبل 19 ستمبر کو نوشہرہ تھانہ اکبرپورہ کی حدود میں ایک چھ سالہ بچی کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ وہ حقائق ہیں جو پولیس ہمیں نہیں بتاتی ہے، جو پولیس کے ریکارڈ پہ نہیں موجود ہوتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو کہ صحافی برادری ان کو Probe کرتی ہے اور پھر مجھے، وہی بات آجاتی ہے کہ مرزا صاحب، ایس ایچ او صاحب اور جو بھی وہاں پہ جو لکھنے والا بندہ بیٹھا ہوتا ہے وہ ایسی دفعات لگاتا ہے کہ مجرم یوں کر کے عدالت سے بری ہو جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اغوا، قتل اور تشدد جو ہیں تو یہ صرف عورتوں اور بچیوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے بچوں یعنی کہ Male کے ساتھ بھی آئے روز تشدد کے واقعات اور جنسی تشدد کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ 25 ستمبر کو رینگ روڈ پشاور سے لاپتہ ہونے والے لڑکے کی لاش ازاخیل نوشہرہ سے ملی ہے جناب سپیکر۔ اور صوابی کے علاقے سے آٹھ سالہ بچے کی لاش تشدد اور جنسی زیادتی کے بعد ملی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، انہی اخبارات سے مرتب کی گئی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ خواتین کے اغوا کے واقعات میں سب سے زیادہ رپورٹ ہونے والے جرائم

میں اگست 2022 میں خیبر پختونخوا میں Case report 11 ہوئے۔ خواتین کا اغوا کیا جاتا ہے اس عرصے کے دوران ان خواتین پہ ظلم کیا جاتا ہے۔ خیبر پختونخوا میں جسمانی حملوں میں تیرہ سے زیادہ واقعات رپورٹ ہوئے ہیں خواتین پہ اور اگست میں صوبے بھر میں گھریلو تشدد۔ اب یہاں پہ منسٹر صاحب نہیں ہیں اور میں ان پہ بھی ایک تحریک استحقاق لانے والی ہوں کہ اڑھائی سال پہلے Violence Against Women کا بل پاس ہوا اور ڈسٹرکٹ کمیٹیوں میں ہم لوگوں نے Suggestion دی، میری Amendment تھی وہ کمیٹیاں ابھی تک اڑھائی سال کے بعد نہ ان کے رولز بنے، نہ ان کی وہ کمیٹیاں بنیں جس میں کہ ایک منتخب نمائندہ عورت جو ہے تو وہ اس کو چیئر کرتی اور اس کے گھریلو تشدد کے ان لوگوں تک پہنچتی۔ جناب سپیکر صاحب، پشاور میں ایک بچی سمیت نو خواتین کا قتل ہوا۔ مبینہ طور پہ خواتین کے قتل کے واقعات داؤدزئی، متنی، شاہ پور، خزانہ اور ریگی میں پیش آئے، زیادتی کا اس میں معاملہ تھا۔ ملک بھر میں، جہاں ملک بھر میں کل Cases report 114 ہوئے، KP میں Caes report 27 ہوئے جناب سپیکر، جہاں پہ چھ سات، یعنی ہمارے گلگت بلتستان، آزاد کشمیر، بلوچستان، پنجاب اور سندھ اور اس کے علاوہ جو ہے تو پنجاب۔ یہ ہمارے اور KP۔ لیکن KP کو چھوڑ کے باقی تمام ملک سے 113 اور صرف KP میں Report 27 ہوئے۔ اگست کے مہینے میں خیبر پختونخوا میں بچوں کے اغوا کے 16، خیبر پختونخوا میں جولائی کے مہینے میں خواتین پر جسمانی حملوں کے 16 واقعات Report ہوئے۔ جناب سپیکر صاحب، زیادتی کے 11 اور گھریلو تشدد کے 17۔ جولائی میں بھی صوبے کے خلاف، بچوں کے خلاف تشدد کا سلسلہ جاری رہا اور کم از کم 32 بچوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ اسی مہینے صوبے بھر سے کم از کم 27 بچوں کو اغوا کیا گیا، 11 بچوں کو جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور جناب سپیکر صاحب، اسی ماہ 17 جولائی 2022 کو پشاور صدر کے علاقے کالا باڑی میں ایک مسجد کے قریب سے ایک آٹھ سالہ بچی کی لاش Rape زدہ ملی۔ اس سے پہلے 3 جولائی کو پشاور کینٹ ریلوے کوارٹرز کے قریب 11 سالہ بچی کی لاش ملی جو کہ مبینہ طور پہ لاپتہ ہو گئی تھی پھر اس کی Rape زدہ لاش ملی۔ جولائی میں عید کے تیسرے دن چارسدہ میں 4 سالہ کمسن مریم کی مسخ شدہ لاش دریائے جینددی کے قریب ملی۔ بچوں کا Global Gender Gap Index وقت کے ساتھ ساتھ مزید خراب ہوتا جا رہا ہے۔ پاکستان 2017 میں پاکستان 143 ویں نمبر پہ تھا جو 2018 میں 148 نمبر پر آ گیا۔ گزشتہ سال کی Global Gender Gap Report 2021 کے مطابق پاکستان منفی برادری کے Index میں 156 ممالک میں سے 153 میں، یعنی آخری چار ممالک

میں شامل ہے۔ پولیس رجسٹر کے اعداد و شمار کے مطابق خیبر پختونخوا 2015 سے 2019 تک کے درمیان جنسی زیادتی کے 900 افراد کی رپورٹ جو ہے تو وہ شائع ہوئی اور رپورٹ ہوئی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، پچھلے پانچ سالوں میں صوبے میں جنسی واقعات میں مسلسل اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اس سلسلے میں اگر ہم قانون کی بات کریں تو گھریلو تشدد کا بل 2018 میں پاس ہوا اور دو سال ہونے کے بعد Rules regulations کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، بہت بڑی تقریر ہے اور میرا خیال ہے کہ ہاؤس مجھے شاید اس بات کو کیونکہ میں یہ Open رکھنا چاہتی ہوں۔ یہاں پہ ہمارے ایم پی اے پہ حملہ ہوا لیاقت صاحب پہ۔ ابھی تک ان کے لوگوں کا پتہ نہیں چل سکا کہ کنہوں نے ہمارے ایک ایم پی اے پہ یہ حملہ ہوا اور کنہوں نے ان کو، ان کے بھائی اور ان کے بھتیجے کو شہید کیا اور ساتھ ان کے دو گارڈز کو شہید کیا اور لیاقت صاحب جو ہیں تو وہ بہت زیادہ شدید ترزخمی ہوئے ہیں لیکن ابھی تک ہم ان لوگوں تک نہیں پہنچ سکے جنہوں نے کہ یہ مکروہ عزائم کے ساتھ ہمارے جو ایم پی اے ہیں لیاقت صاحب پہ حملہ کیا، اس کی وجوہات کیا تھیں، ان کو کس وجہ سے ٹارگٹ کیا گیا اور ان کے گھر سے یہ چار لاشیں دو گارڈز کی اور ایک ان کے بھائی کی اور ان کی بھتیجے کی، یہ لاشیں کیوں اٹھائی گئیں جناب سپیکر صاحب؟ اسی طرح آٹھ سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد یہ بل پاس ہوا تھا لیکن جناب سپیکر صاحب، اس پہ کوئی، مجھے مطلب کوئی عمل دخل ابھی تک مجھے نظر نہیں آتا۔ دس سال گزرنے کے بعد بھی صوبے کی وہی حالت ہے۔ ابھی تک یہ جو ہماری Public Safety Commissions ہیں یہ ہماری پولیس نے نہیں بنائی ہیں حالانکہ ہم نے 2017 میں ان کو پورا اختیار دے دیا تھا کہ آپ کی جو مرضی ہے آپ کریں۔ CM بھی، آپ CM کو بھی جوابدہ نہیں ہیں۔ لیکن یہ ہماری غلطی تھی کہ ہم نے اپنا اختیار پولیس کو دے کر اپنے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے کہ ہم ان سے پوچھ بھی نہیں سکتے ہیں، ہم ان سے بات بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ میں اتنا زیادہ اور تفصیل میں نہیں جانا چاہتی ہوں کیونکہ لوگ جو ہے تو ظاہر ہے کہ ان کو DPCS کو، حالانکہ قانون DPCS کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ نچھلی سطح پر کمیونٹی کے حقائق کے مطابق حقوق سے آگاہ کریں اور گھریلو تشدد سے طبی معالجہ اور یہ تمام چیزیں ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ میری تقریر میں بہت زیادہ اعداد و شمار ہیں لیکن میں صرف ایک ریکویسٹ ضرور کرنا چاہتی ہوں کہ پولیس کا جو ایکٹ ہے اس کو Review

کرنے کی ضرورت ہے، اس کو باقاعدہ طور پہ اس میں جو کمیاں بیشیاں رہ گئی تھیں اس وقت، اور اس میں جناب سپیکر صاحب، ایک اور بات میں بتانا چاہتی ہوں کہ یہ جو پولس کی عدم دلچسپی مجھے جو نظر آ رہی ہے کیونکہ پولیس ابھی تک دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک وہ ہیں جو Cadets ہیں جو کہ Sword of Honour لے کر ہنگو سے فارغ ہوتے اور ان کو یہ کہتے ہیں کہ یہ Out-of-turn ہیں۔ PSP والے اور CSS والے۔ اور PSP والے اور CSS والے جو ہیں وہ روزانہ کورٹوں میں جا کے ان کے خلاف جو ہے تو وہ بنا، یعنی Writs دائر کراتے ہیں حالانکہ Larger Bench کا یہ فیصلہ ہے کہ یہ جو ہے تو Out-of-turn نہیں ہیں اور دوسری بات، آخری بات۔ اس میں میں یہاں سے چیف سیکرٹری کو بھی مطلع کرنا چاہتی ہوں کہ چیف سیکرٹری صاحب! آپ نے اس وقت کے Law جو کہ ریٹائرڈ چغتائی ہو گیا ہے Law, Legal کا جو، وہ تھا، ڈی آئی جی تھا چغتائی۔ میں نام لے کر کہہ رہی ہوں اس کی ملی بھگت سے آپ نے، 2005 میں ہم نے Protection دی Cadets کو، 2017 میں ہم نے Protection دی اور انہوں نے اس چیز کو۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم! وہ الگ Issue، وہ الگ Issue، وہ الگ Issue ہے۔ میڈم! وہ الگ Issue ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں لیکن اسی کے ساتھ آتا ہے کیونکہ جب آپ پولیس کو Demoralize کرتے ہیں تو پھر وہ Attention نہیں دیتے ہیں اپنی نوکریوں کو۔ ان کے ذہن میں یہ ہوتا ہے آج Demote ہوئے کل Demote ہوئے، آج Demote ہوئے کل Demote ہوئے۔ اس پہ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ اس کو آگے نہیں Continue کرنا چاہتے تو نہ کریں لیکن پچھلوں کو جو ہے تو وہ تو، ان کو تو تحفظ دیں ناں، ان لوگوں کو تو Mentally طور پہ Satisfied کریں ناں تاکہ وہ لوگ اپنی ڈیوٹی صحیح طریقے سے انجام دے سکیں۔ Thank you very much, Thank you very much، آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Mr. Mir Kalam Khan, Mir Kalam!

<u>جناب میر کلام خان</u>: Thank you جناب سپیکر صاحب، اس اہم Issue پر مجھے بات کرنے کے لئے آپ نے موقع دیا۔ جناب سپیکر، اگر ہم ان واقعات کو Discuss کرتے ہیں اور اس پر بات کرتے ہیں تو اس کو کنٹرول کرنا اور ان واقعات سے بچنا میرے خیال میں ذمہ داری ہماری پولیس کی ہے اور پولیس ان واقعات کو کنٹرول بھی کرتی ہے اور اس سے ہمیں نجات بھی دلاتی ہے۔ تو اگر ہم دیکھیں تو سپیکر صاحب، ہم

نے پولیس کے ساتھ آج کے دن تک کیا کیا ہے Merged Districts میں؟ پولیس میں بہت سارے مسائل ہوں گے، پولیس میں بہت سارے مسئلے ہیں لیکن ہمارے Merged Districts میں سواتی صاحب! آپ کے Notice میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو 26 ہزار آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے خاصہ دار اور لیویز کو پولیس میں Merge کیا ہے۔ اس میں تقریباً بارہ تیرہ سو ایسے بندے رہ گئے ہیں کہ وہ Physically بھی آپ نے Check کیا ہے ڈیپارٹمنٹ نے اور ان کے Documents بھی Check کئے ہیں، ان کے صرف اور صرف وہ ڈیوٹی بھی دے رہے ہیں وہ اپنے پوسٹوں پہ بھی موجود ہیں لیکن اس کے Documents میں Merger آج کے دن تک نہیں ہوئی ہے۔ اس میں تقریباً ہر ڈسٹرکٹ سے دو سو تین سو بندے رہ گئے ہیں جو وہ باقاعدگی سے وہ ڈیوٹی بھی دے رہے ہیں اور ایک بندہ میرے سکواڈ میں بھی ہے تقریباً چار مہینوں سے ان کی تنخواہ بھی بند ہے۔ اس لڑکوں کو یہ پتہ نہیں کہ اس میں مسئلہ کیا ہے۔ جب اس کے Salaries بند ہو جاتے ہیں سپیکر صاحب، اس کے بعد ان کو کہا جاتا ہے کہ آپ کی Merger نہیں ہوئی ہے پولیس میں۔ تو میں نے یہ سی ایم صاحب کو بھی کہا تھا یہاں پہ آئی جی صاحب جو آئے تھے اس کو بھی میں نے کہا لیکن آج کے دن تک اس مسئلے کو کوئی بھی سنجیدہ نہیں لیتا۔ آپ دیکھیں پولیس کہ روزانہ کی Target killing میں وہ شہید ہو رہے ہیں، Frontline پہ ڈیوٹی وہ دے رہے ہیں۔ دوسری طرف اگر ہم ان کو Salary نہیں دیں گے تو ان کا یہ مسئلہ ضرور ہو گا۔ پولیس میں خواہ مخواہ خامیاں بھی ہیں، اس کی غلطیاں بھی ہیں۔ قبائلی علاقے میں خاص کر خیبر سے وہ بھتہ لینے کی وہ افغانستان کے ساتھ جو ٹرک جاتے ہیں اس سے۔ اس حوالے میں اس کی Reputation ہمارے سامنے ٹھیک نہیں ہے لیکن ان کا جو آئینی اور بنیادی حق ہے اس کو ہم نے پورا کرنا چاہیئے۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ اس وقت ایوان خالی ہے لیکن بہر حال میں اس پہ مختصر گفتگو کرنا چاہتا ہوں کہ اس Issue کے تین Dimensions ہیں۔ ایک اس کا Local dimension ہے کہ جو ہمارے Local crimes ہوتے ہیں جن میں قتل ہوتے ہیں، واردات ہوتے ہیں، بھتہ خوری ہوتی ہیں، Car snatching ہوتی ہے، Mobile snatching ہوتی ہے، یہ وہ Local dimension, local crimes ہیں، اس کا ایک Regional dimension ہے کہ ہم ایک ایسے Region کے اندر رہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس کے

اندر افغانستان کے اندر Instability ہے اور اس Instability کا اثر ہمارے اس Region کے اوپر پڑتا ہے۔ اس کا تیسرا Dimension جو ہے وہ International ہے کہ ہمارا یہ Region جو ہے یہ بین الاقوامی سازشوں کا آماجگاہ ہے، یہ تین Dimensions ہیں Crimes کے۔ آپ جب بھی Crimes کی بات کریں گے تو چاہے وہ کسی بچی کی بےعزتی ہو، چاہے بچی کو اٹھا کے اس کے ساتھ زیادتی ہو اور اس کے بعد قتل ہو، چاہے کسی کا اغوا ہو، چاہے بھتہ خوری ہو، یہ چیزیں ایک دوسرے کو Strengthen کرتی ہیں، یہ ایک دوسرے کو Support کرتی ہیں اور اس کے نتیجے میں ہمارے اس Region کے اندر جو Crimes ہیں وہ بڑھتے جارہے ہیں اور Severe ہوتے جارہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس وقت آپ کی حکومت Denial phase میں ہے، حکومت مان نہیں رہی ہے آپ کی، لیکن اس وقت بدامنی جو ہے وہ آپ کی حکومت کے لئے ایک عفریت ہے، ایک بہت بڑا خطرہ ہے آپ کی حکومت کے لئے۔ سر، آپ کو شاید اندازہ نہیں ہے لیکن آپ کے مینگورہ کے اندر جہاں وزیراعلیٰ کا Home town ہے، وزیراعلیٰ کا حلقہ ہے، وزیراعلیٰ نے وہاں اربوں روپے کے کام کئے ہیں لیکن اس کو Ignore کرتے ہوئے آپ کے ہزاروں لوگ وہاں نکلے، ہزاروں لوگ نکلے اور پی ٹی آئی کے ایم پی اے کو تقریر بھی نہیں کرنے دی گئی۔ یہ چار روز پہلے آپ کا بریکوٹ کے اندر اسی سوات کے اندر ہزاروں لوگ دوبارہ نکلے ہیں، یہاں سے آپ کے احمد کنڈی صاحب گئے ہیں، جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق صاحب گئے ہیں، اس کے بعد آپ کے ملاکنڈ ڈویژن کے اندر دو روز پہلے 29 تاریخ کو Fishing Hut کے اندر پوری ملاکنڈ ڈویژن کے Civil Society کا، وہاں کے Elders کا بہت بڑا جرگہ ہوا، اس کا One point Agenda تھا کہ ہم ملاکنڈ ڈویژن کے اندر امن چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے یہ امن صرف ملاکنڈ ڈویژن کا Issue نہیں ہے، یہ جنوبی اضلاع کا بھی Issue ہے، یہ پشاور Valley کا بھی Issue ہے، یہ آپ کا جو Erstwhile FATA ہے یہ اس کا بھی Issue ہے۔ ظاہر ہے یہ چیزیں ایک دوسرے کو Reinforce کر رہی ہیں، یہ ایک دوسرے کو Support کر رہی ہیں اور یہاں Routine crime اور جو International Security، International اداروں کے Games ہیں، جو بین الاقوامی اسٹیبلشمنٹ کا Game ہے، تو ہمارے Region کے اندر Instability ہے، اس کا جو Fallout ہے یہ ساری چیزیں ایک جگہ مل جاتی ہیں، یہ Crimes ایک جگہ مل جاتے ہیں اور یہاں چیزیں بد سے بدتر ہوتی جارہی ہیں۔ آپ کا Election year ہے آپ یہ چیزیں Afford نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ کو پہلے بھی میں نے کہا تھا، میں نے ایک

Adjournment Motion کے ذریعے سے اس پہ Debate کرائی تھی اور بات کرائی تھی کہ آپ اس مسئلے کو Seriously لیں۔ میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں میں نے اس وقت بھی مطالبہ کیا تھا کہ آپ کے آئی جی صاحب، آپ کے ہوم سیکرٹری صاحب، اب تو الحمد للہ ہمارے ہوم منسٹر صاحب اور ہوم ایڈوائزر بھی آ گئے ہیں۔ میں ان سے چاہوں گا کہ وہ اس پہ تبصرہ بھی کریں، اس پہ بات بھی کریں کہ وہ اس Situation کو کیسے دیکھ رہے ہیں؟ کیا جنرل سیف اس Issue کو Handle کریں گے، یہ آپ Handle کریں گے یہ بھی بتائیں کہ وہ آپ کے جو ایڈوائزر صاحب ہیں جنرل سیف صاحب وہ اس کو Handle کریں گے یا آپ Handle کریں گے؟ Sorry جنرل سیف نہیں سیف صاحب جو ہے وہ اس کو Handle کریں گے یا آپ Handle کریں گے؟ لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ Issue اتنا Simple نہیں ہے اور یہ جو Routine crimes ہیں، اس طرح سے یہ Terrorism کے ساتھ Connect ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کو مضبوط کر رہی ہیں، اس سے آپ کی جو Economy ہے جو Build ہوئی ہے وہ بھی خراب ہو گی، Tourism بھی تباہ ہو جائے گی اور آپ کو Election campaign کا پھر بھی موقع نہیں ملے گا۔ Election campaign کے اندر آپ کی 2013 والی Situation ہو گی، اس لئے میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس کو Seriously لینے کی ضرورت ہے، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کورم، کورم کی نشاندہی ہو گئی جی۔ سیکرٹری صاحب! Count کریں ذرا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اس وقت 11 ممبران اسمبلی میں موجود ہیں، لہذا دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائیں گئیں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سیکرٹری صاحب! Count۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> 12 ارکان اسمبلی میں موجود ہیں اس لئے کورم پورا نہیں ہے۔ The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon, 14th November, 2022.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 14 نومبر 2022ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)